﴿وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

حُسنِ خاتمہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
پروفیسر ڈاکٹر عبید الرحمن محسن حفظہ اللہ

شعبہ دعوت و تبلیغ دار الحدیث الجامعۃ الکمالیۃ
راجووال ضلع اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

(آل عمران:132)

www.KitaboSunnat.com

حُسنِ خاتمہ

زندگی کا حسین خاتمہ کیوں ضروری ہے؟ اس کا حصول کیسے ممکن ہے؟ حسن خاتمہ کی علامات کیا ہیں؟ ان تمام سوالوں کے جامع اور مختصر جواب کے لیے اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عبید الرحمن محسن حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوسیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب و سنت

کی

نشر و اشاعت

کے لیے

کوشاں

لاہور

© اس کتاب کے
جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

اہتمام طباعت

ابوبکر قدوسی

اشاعت ـــــ ۲۰۱۷ء

مکتبہ قدوسیہ

قدوسیہ اسلامک پریس

رحمان مارکیٹ ⊙ غزنی سٹریٹ ⊙ اردو بازار ⊙ لاہور پاکستان

Tel: +92-42-37230585
ktaba_quddusia@yahoo.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ ---------- 10
حسن خاتمہ اور اس کی علامات ---------- 12
حسن خاتمہ کا معنی ومفہوم اور اہمیت ---------- 14
حسن خاتمہ کیا ہے؟ ---------- 14
حسن خاتمہ کے اسباب ---------- 18
پہلا سبب......ایمان اور اخلاص ---------- 18
دوسرا سبب......انسان کا سچا ہونا ---------- 24
تیسرا سبب......استقامت ---------- 26
چوتھا سبب......توبہ ---------- 30
پانچواں سبب......سوءِ خاتمہ کے اسباب سے بچاؤ ---------- 35
حسن خاتمہ کے چند دیگر اہم اسباب ---------- 35
حسن خاتمہ کی علامات ---------- 37
پہلی علامت......موت کے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہو جانا ---------- 37
دوسری علامت......موت کے وقت پیشانی پر پسینے کے قطرات ---------- 38
تیسری علامت...... جمعہ کے دن یا رات کو مرنا ---------- 38
چوتھی علامت......میدان کارزار میں شہادت پانا ---------- 38
پانچویں علامت......میدان کارزار میں قتل کے علاوہ اسباب شہادت میں سے کسی سبب سے مرنا ---------- 40

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- چھٹی علامت...... طاعون سے وفات ---------- 41
- طاعون کسے کہتے ہیں؟ ---------- 42
- ساتویں علامت...... پیٹ کی بیماری سے مرنا ---------- 43
- آٹھویں اور نویں علامت...... ڈوب کر اور گرتی عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا - 43
- دسویں علامت...... زچگی کی وجہ سے وفات پانے والی عورت ---------- 44
- گیارہویں اور بارہویں علامت...... جل کر اور ذات الجنب کی بیماری سے مرنا --- 45
- تیرھویں علامت...... سل بیماری سے وفات ---------- 45
- چودھویں علامت...... اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے مارا جانا ---------- 46
- پندرہویں، سولھویں اور سترہویں علامت...... دین، جان اور گھر کے دفاع میں مرجا: 47
- اٹھارہویں، انیسویں اور بیسویں علامت...... جو اللہ کی راہ میں سواری سے گر جائے، جسے اونٹ گرا دے اور جسے موذی چیز ڈس لے ---------- 47
- اکیسویں علامت...... سمندر میں اٹھنے والے طوفان کے خوف سے مرنا ---------- 48
- بائیسویں علامت...... گلے میں پانی اٹکنے سے وفات والا ---------- 49
- تیئیسویں علامت...... پہاڑ کی چوٹی سے گر کر وفات پانے والا ---------- 49
- چوبیسویں علامت...... جو درندوں کا لقمہ بن جائے ---------- 49
- پچیسویں علامت...... ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کی پاداش میں قتل ہونے والا سیّد الشہداء ہے ---------- 50
- چھبیسویں علامت...... دل سے شہادت کی دعا کرنے والا ---------- 50
- ستائیسویں علامت...... پرفتن دور میں صحیح دین کی دعوت دیتے دیتے وفات پا جانا - 51
- اٹھائیسویں علامت...... اللہ کی راہ میں دن اور رات کا پہرہ ---------- 51
- انتیسویں علامت...... کوئی بھی نیک کام کرتے ہوئے وفات پا جانا ---------- 52
- تیسویں علامت...... مدینہ طیبہ میں وفات پانا ---------- 55

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ---------- 56
بعض اہل ایمان کا قابل رشک خاتمہ ---------- 56
سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ---------- 59
سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ---------- 60
خوشبوئے رسول سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما ---------- 62
سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ---------- 62
سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ---------- 64
عبداللہ بن جحش بن ریاب رضی اللہ عنہ ---------- 65
سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ ---------- 66
ربعی بن خراش العبسی رضی اللہ عنہ (جوفوت ہونے کے بعد مسکرائے) ---------- 67
حسن خاتمہ کے لیے کچھ مسنون دعائیں ---------- 69
پہلی دعا ---------- 69
دوسری دعا ---------- 69
تیسری دعا ---------- 70
چوتھی دعا ---------- 70
پانچویں دعا ---------- 71
چھٹی دعا ---------- 71
ساتویں دعا ---------- 71
آٹھویں دعا ---------- 72
نویں دعا ---------- 73
دسویں دعا ---------- 73
گیارہویں دعا ---------- 74

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ بارھویں دعا -- 74
❀ تیرہویں دعا -- 75
❀ چودھویں دعا -- 76
❀ پندرھویں دعا -- 76
❀ سولویں دعا -- 76
❀ مؤلف کے قلم سے -- 79

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین وبعد!

کسی بھی چیز کا اختتام (End) بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

کھیل کا میدان ہو یا تعلیم کا، سیاست کا معاملہ ہو یا معیشت کا، انفرادی سطح ہو یا خاندانی اور ملکی وملی، ہمیں نتائج کی فکر دامن گیر رہتی ہے۔

شروع میں کھلاڑی بہت اچھا کھیلے لیکن ناظرین اس انتظار میں رہتے ہیں کہ میچ کا (End) کیا ہوگا؟

ابتدا میں طالب علم نے بہت اچھی کارکردگی دکھائی، لیکن اصل نتیجہ کمرہ امتحان میں گزارے ہوئے لمحوں کی بنیاد پر مرتب ہوگا۔

بس اسی طرح ہماری زندگی کا اختتام بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جان کنی کا عالم، الوداع ہونے کے لمحے، دنیا سے بچھڑنے کے ساعتیں شرعی حوالے سے بہت اہمیت کی حامل ہیں بلکہ آخرت کی کامیابی وناکامی میں ان لمحوں کا بنیادی کردار ہے اگر عالم نزع میں اچھے احساسات اچھے کلمات اور اچھے دینی احوال ہیں تو یہ حسن خاتمہ اور حصول جنت کی علامت ہے اگر یہ لمحے برے ہیں تو سوء خاتمہ اور جہنم کا اندیشہ ہے۔

اس موضوع پر والد محترم مولانا یوسف رحمہ اللہ (متوفی 2014ء۔ 12ربیع الاوّل 1437ھ) اکثر فکرمند رہتے، تلقین کرتے رہتے۔

ایک دردناک واقعہ انہوں نے کئی مرتبہ سنایا: ایک صاحب باشرع، نمازی، صدقہ وزکاۃ کے عادی، تلاوت قرآن مجید کے خوگر، عالم نزع میں ہیں، پاس بیٹھنے والا شخص کہہ رہا ہے: حاجی صاحب! فکر نہ کریں، آپ نے ساری زندگی قرآن پڑھا ہے۔ وہ قرآن لے آتے ہے۔ حاجی صاحب گویا ہوتے ہیں قرآن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے: اسے لے جاؤ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ جھوٹا ہے، جھوٹا ہے، جھوٹا ہے۔
اور انہی کلمات پر موت واقع ہو جاتی ہے۔

والد محترم یہ سناتے اور ان کے آنسو بہہ پڑتے اور کہتے میرے لیے خاتمہ بالا یمان کی دعا کریں، یہ بڑا ہی اہم مسئلہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لاہور کی معروف مسجد، مسجد اسحاق، یو کے سنٹر، اعظم مارکیٹ میں چند سالوں سے ماہانہ ایک یا دو جمعات کا خطبہ دے رہا ہوں۔

یہ میری سعادت مندی ہے کہ اس خطبہ میں بعض اوقات اہل علم واہل قلم بھی تشریف لاتے ہیں، ان کی رہنمائی اور اصلاحات کا منتظر رہتا ہوں۔

گزشتہ سال اسی موضوع پر خطبہ جمعہ سے فارغ ہوا تو فاضل برادر محترم جناب عمر فاروق قدوسی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ فرمانے لگے: کسی شاگرد کی ڈیوٹی لگائیں۔ اس خطبہ کو اوراق قرطاس پر منتقل کر دے۔

ان کے کہنے کے بعد مجھے بھی احساس ہوا کہ واقعتاً اس اہم موضوع پر کوئی کتابچہ تیار ہو جائے تو سعادت ہے اور ضرورت بھی۔

یہی اس مختصر کتابچہ کا پس منظر ہے۔ اللہ تعالیٰ قدوسی صاحب کو جزائے خیر دے وہ اس کے محرک ہیں۔

میں نے اپنے ہونہار لائق وفائق روحانی بیٹے اور شاگرد رشید حافظ عبداللہ سلیم حفظہ اللہ سے کہا۔ انہوں نے بڑی محنت سے آڈیو سن کر اس خطبہ کو تحریری شکل دی۔ اس دوران ڈاکٹر سیّد حسین العفانی کی مایہ ناز کتاب "سکب العبرات" نظر سے گزری، ارادہ ہوا کہ اس کے بھی اہم مباحث اس میں ضم کر دیئے جائیں تو مزید وسعت اور جامعیت پیدا ہو گی۔

اپنی نگرانی میں عبداللہ سلیم بیٹے سے وہ مباحث بھی مرتب کرائے۔ اس طرح یہ کتابچہ تیار ہوا۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر فاروق قدوسی صاحب کو تحریک دینے پر اجر عظیم نوازے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میرے شاگرد خاص حافظ عبداللہ سلیم کو محنت وکاوش پر ثواب جزیل نصیب فرمائے۔ (ان شاء اللہ یہ نوجوان مستقبل میں اچھے مصنف محقق اور خطیب ہوں گے۔ انہوں نے دوران تعلیم ساہیوال بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی اور میری پاس صحیح مسلم کی قرأت کی ہے۔) ناسپاسی ہوگی اگر فاضل برادر فضیلۃ الشیخ اقبال قصوری حفظہ اللہ کا تذکرہ نہ کیا جائے جنہوں نے بڑی محنت سے پروف خوانی کی اور مفید مشورہ جات سے نوازا۔

یہ کتابچہ آخری مراحل میں تھا کہ میرے ایک اور تلمیذ رشید جناب ابوعبداللہ خان صاحب نے فون پر اس کی اشاعت کے لیے رابطہ کیا اور مکمل ذمہ داری اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی دنیا و آخرت کی برکات سے نوازے۔

تحریر و تقریر کے اسلوب میں فرق ہوتا ہے وہ بہر حال نظر آئے گا۔ اختصار پیش نظر تھا، س لیے تشنگی بھی رہ گئی ہے۔ کوئی اور صاحب علم اس موضوع پر مفصل لکھنا چاہیں تو یقیناً اس کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ادنی کاوش کو قبول فرمائے اور توشہء آخرت بنا کے اور خاتمہ بالایمان فرمائے۔ آمین

الفقیر الی اللہ
عبیدالرحمٰن محسن

مہتمم دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال
خطیب مسجد اسحاق U.K سنٹر لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

حسن خاتمہ اور اس کی علامات:

حسن خاتمہ کیا ہے؟

حسن خاتمہ کے اسباب:

پہلا سبب:......ایمان اور اخلاص

دوسرا سبب:......انسان کا سچا ہونا

تیسرا سبب:......استقامت

چوتھا سبب:......توبہ

پانچواں سبب:......سوء خاتمہ کے اسباب سے بچاؤ

حسن خاتمہ کی علامات:

پہلی علامت:......موت کے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہونا۔

دوسری علامت:......موت کے وقت پیشانی پر پسینے کے قطرات

تیسری علامت:...... جمعہ کے دن یا رات کو مرنا

چوتھی علامت:......میدان کارزار میں شہادت پانا

پانچویں علامت:......میدان کارزار میں قتل کے علاوہ اسباب شہادت میں سے کسی سبب سے مرنا

چھٹی علامت:......طاعون سے وفات

ساتویں علامت:...... پیٹ کی بیماری سے مرنا

آٹھویں اور نویں علامت:......ڈوب کر اور گرتی عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں علامت:......زچگی کی وجہ سے وفات پانے والی عورت

گیارہویں اور بارہویں علامت:......جل کر اور ذات الجنب کی بیماری سے مرنا

بیماریاں باعث شہادت

تیرھویں علامت:......سل بیماری سے وفات

چودھویں علامت:......اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے مارا جانا

پندرہویں، سولہویں اور سترہویں علامت:......دین، جان اور گھر کے دفاع میں مر جانا

اٹھارہویں، انیسویں اور بیسویں علامت:......جو اللہ کی راہ میں سواری سے گر جائے، جسے اونٹ گرا دے اور جسے موذی چیز ڈس لے

اکیسویں علامت:......سمندر میں اٹھنے والے طوفان کے خوف سے مرنا

بائیسویں علامت:......حلق میں نوالہ یا گھونٹ اٹکنے سے مرنے والا

تیئیسویں علامت:......پہاڑ کی چوٹی سے گر کر وفات پانے والے

چوبیسویں علامت:......جو درندوں کا لقمہ بن جائے

پچیسویں علامت:......ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کی پاداش میں قتل ہونے والا سیّد الشہداء ہے

چھبیسویں علامت:......دل سے شہادت کی دعا کرنے والا

ستائیسویں علامت:......پر فتن دور میں صحیح دین کی دعوت دیتے ہوئے وفات پا جانا

اٹھائیسویں علامت:......اللہ کی راہ میں دن اور رات کا پہرہ

انتیسویں علامت:......کوئی بھی نیک کام کرتے ہوئے وفات پا جانا

تیسویں علامت:......مدینہ طیبہ میں وفات پا جانا

حسن خاتمہ کی دعائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن خاتمہ اور اس کی علامات

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مِنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

أَمَّا بَعْدُ:

إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ......

أعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾

(فصّلت : 30)

”واقعی جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اسی پہ قائم رہے ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔"

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ﴾ (البینہ: 5)

"انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں۔"

﴿يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ﴾ (المائدہ: 119)

"وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا۔"

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا﴾ (الطلاق: 14)

"اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی کر دے گا۔"

بہت ہی قابل احترام میرے بزرگو!

معزز و مکرم بھائیو اور بیٹو!

اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کو بڑا عجیب بنایا ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ﴾ (البلد: 4)

"یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے۔"

ہر آنے والا دن انسان کے لیے ایک نیا امتحان لے کر آتا ہے۔ کتاب زندگی کے ورق، جیسے جیسے آپ پلٹتے جائیں گے، ایک کے بعد دوسرا باب (Chapter) اور دوسرے کے بعد تیسرا باب جیسے جیسے کھلتا جائے گا، ویسے ویسے انسان مشکل اور مشقت میں اضافہ محسوس کرتا جائے گا۔

ماں کے رحم کے اندر ہماری زندگی اور ہوتی ہے۔ ماں کے رحم سے نکل کر ماں کی چھاتی سے چمٹ کر جب ہم دودھ پیتے ہیں تو زندگی کچھ مشکل ہو جاتی ہے۔ جب فیڈر تک مرحلہ پہنچتا ہے تو اور مشکل ہو جاتی ہے۔ جب لڑکپن کا مرحلہ آتا ہے، نوالوں تک بات پہنچتی ہے تو اور مشکل ہو جاتی ہے۔ کما کوئی اور رہا ہوتا ہے کھا ہم رہے ہوتے ہیں۔

اس کے بعد جب خود کمانے کی باری آتی ہے، صاحب اولاد ہوتے ہیں، ذمہ داریوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اضافہ ہوتا ہے تو پھر مشکلات میں بھی خاصا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب زندگی بڑھاپے کو پہنچتی ہے ﴿اَرْذَلِ الْعُمُرِ﴾ کو پہنچتی ہے، نکمی عمر کو پہنچتی ہے تو زندگی اور مشکل ہو جاتی ہے۔ آخر جب ملک الموت روح قبض کرنے کے لیے آتا ہے تو وہ زندگی کے مشکل ترین لمحے ہوتے ہیں۔

آج اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل و کرم سے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ زندگی کے آخری لمحے خوبصورت، حسین و جمیل، بہترین، ایمان سے لبریز اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبالب بھرے ہوئے کیسے ممکن ہیں؟

حسن خاتمہ کا معنی ومفہوم اور اہمیت

وہ کونسی صفات (Qualities) ہیں، وہ کونسی خصوصیات و امتیازات اور عادات و اوصاف ہیں جن کو اپنانے سے انسان کی زندگی کا رزلٹ، اختتامیہ، نتیجہ اور آخری لمحے حسین ہو سکتے ہیں۔ اسے شریعت اسلامیہ میں حسن خاتمہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسے ہی خاتمہ بالایمان کہتے ہیں۔

حسن خاتمہ کیا ہے؟

ہر چیز کا خاتمہ، نتیجہ اور انجام بے حد اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ انفرادی زندگی سے لے کر خاندان کی سطح تک اور خاندان کی سطح سے لے کر معاشرہ قوم اور بین الاقوامی سطح تک نتیجہ ہماری زندگی کے اندر بہت زیادہ کاؤنٹ (count) کرتا ہے اور اس طرح سے زندگی کا رزلٹ، زندگی کا انجام، زندگی کا اختتامیہ، زندگی کا آخری باب اللہ رب العزت اور اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

بلکہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ .)) [1]

''اعمال تو اپنے انجام کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔''

---

[1] صحیح البخاری: 6607.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میری امت کے لوگو! پوری زندگی میں انسان جو بھی کرتا رہے، جیسے بھی اس کا لائف سٹائل (Style Life) ہو، جیسی بھی زندگی بسر کرتا رہے اس کی زندگی کے تمام اعمال کا، نیتوں کا، اقوال کا، افعال واحوال کا اور کردار کا نتیجہ اللہ کے نزدیک مرتب ہوگا تو ویسے، جیسے اس کا خاتمہ ہوگا۔ جیسے اُس کا (End) ہوگا۔ یعنی جو اختتام (End) ہے وہ بہت اہم ہے۔

عام طور پر بھی آپ دیکھیں چھوٹی چھوٹی چیزوں پر بھی آج کا انسان یہ سمجھتا ہے اینڈ (End) کتنا اہم ہے۔

میرے جوان بیٹے اور بھائی یہ جانتے ہیں جب وہ میچ دیکھتے ہیں تو میچ کے اختتامی لمحات کا کتنی بے تابی اور بے چینی سے انتظار کرتے ہیں!

سیاستدان اپنے الیکشن کے روز اپنے نتیجے کے متعلق کس قدر اضطراب میں رہتے ہیں!

بالکل اسی طرح زندگی کا حسین بندھن شادی جو ہے، اس میں اہم یہی ہے کہ شادی کا انجام کیا ہوا تھا؟

کسی سکول، کالج، یونیورسٹی کے اندر، کسی ڈیپارٹمنٹ کے اندر داخلے کی اپنی اہمیت ہے، لیکن اُس سے اہم یہ ہے کہ رزلٹ اور نتیجہ کیسا تھا؟

بچہ پلے گروپ سے پرائمری تک پہنچ تو گیا لیکن 12 سال کے بعد میٹرک کا رزلٹ کیسا ہے؟ یہ کاؤنٹ (count) کرے گا۔ ایم بی بی ایس کے اندر ایڈمیشن تو ہو گیا لیکن آخری سال رزلٹ کیسا ہے؟ یہ اس کی کارکردگی متعین کرے گا۔ انجینئرنگ کے اندر داخلہ تو ہو گیا لیکن رزلٹ کیسا ہے؟ یہ کاؤنٹ کرے گا۔ زندگی میں انسان جیسا بھی ہے رزلٹ کیسا ہے؟ انسان کے تمام اعمال کا انحصار اِس کے اوپر ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا .)) ❶

---

❶ صحیح بخاری : 7454، صحیح مسلم : 2643.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انسان ساری زندگی برے اعمال کرتا رہے، برے اعمال کرتے کرتے زنا بھی کیا، چوری کی، ڈکیتی کی، کرپشن کی، ملک وقوم کا مال لوٹا، زندگی کے اند بڑے بڑے سیاہ کارنامے سرانجام دیئے، کتاب زندگی کو اپنے برے اعمال کے ساتھ داغ دھبے لگا کر سیاہ اور تاریک کر کے رکھ دیا۔ عین ممکن ہے کہ زندگی کے اختتام سے پہلے اُس کے اور جہنم کے درمیان معمولی سا فاصلہ رہتا ہوتا ہے پھر وہ شاہراہِ زندگی پر اپنی سمت تبدیل کر لیتا ہے، چینج (Change) ہو جاتا ہے، ایسا بدلتا ہے کہ جنتیوں والے کام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔

اس سے Opposite (مخالف) بھی صورتحال ہوسکتی ہے۔ اُسے بھی ڈسکس (Discuss) کریں گے جو ہے ''سوءِ خاتمہ''

لیکن آج ہمارا بنیادی موضوع ہے ''حسن خاتمہ''

خاتمہ حسین کیسے ہو؟

خاتمہ جمیل کیسے ہو؟

خاتمہ اچھا کیسے ہو؟ سب سے پہلی، اہم اور بنیادی بات اللہ رب العزت نے بھی ہمیں خاتمے کی فکر دی ہے:

﴿وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ (آل عمران : 132)

''خبردار! تم مسلمان ہی مرنا۔''

یعنی جب تمہارا خاتمہ ہو تو فرماں برداری کی حالت میں ہو۔

مسلمانو! میں تم سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ فلاں نیکی فلاں دن فلاں وقت تک کرنی ہے۔ میرا تم سے یہ مطالبہ ہے تمہارا خاتمہ اسلام پر ہونا چاہیے، تمہیں موت اسلام کی حالت میں آنی چاہیے۔

نبی کریم ﷺ نے بھی دوٹوک رزلٹ سنا دیا:

((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

---

[1] سنن ابی داؤد: 3116.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس کا خاتمہ، زندگی کا آخری بول لا إلـه إلا الـلـه ہوگا، وہ جنت میں چلا جائے گا۔"

ایک یہودی بچہ مر رہا ہے، نزع کے عالم میں ہے، عجیب کیفیت ہے، قربان جایئے محسنِ انسانیت پہ۔ یہودی کے بیٹے کی بیمار پُرسی کے لیے تشریف لے جاتے ہیں، یہودی ہے بے شک ایک بچہ ہے، نظریات باپ والے، عقیدہ باپ والا ہے۔ آپ ﷺ اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں، کہتے ہیں:

((قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ .))

بیٹے! "لا إله إلا الله کہہ دونا"

کیا فرق پڑتا ہے۔ اللہ کے علاوہ اور کون معبود ہوسکتا ہے؟

وہ مشکل کشا، وہ حاجتیں پوری کرنے والا، وہ مشکلات کے اندر انگلیاں تھامنے والا اور انسان کی مدد وحمایت کرنے والا۔

باپ پاس بیٹھا ہے۔ وہ بچہ اپنے باپ کی طرف نگاہ اٹھا کے دیکھتا ہے، باپ کے دل میں اللہ نرمی ڈالتا ہے، باپ بیٹے سے کہتا ہے:

((اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ .))

ابوالقاسم جو کہتے ہیں بیٹا مان لو۔ کوئی بات نہیں، مان لو...... تم مان لو۔"

اور وہ کہہ دیتا ہے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .))

اللہ کے نبی ﷺ خوش اور شاداں فرماتے ہیں:

((اَلْحَمْدُلِلهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ .)) [1]

یا اللہ! تیرا شکر ہے اس نے جاتے جاتے کلمہ پڑھا اور میری وساطت سے تو نے اسے جہنم سے بچالیا، محفوظ کرلیا ہے۔

---

[1] صحیح البخاری: 1356.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن خاتمہ کے اسباب

پہلا سبب:...... ایمان اور اخلاص:

سب سے پہلی چیز، کہ اچھا خاتمہ کیسے ملتا ہے؟

میری خواہش، آپ کی بھی خواہش ہے کہ ہمارا اختتام عمدہ ہو۔ ایمان پر ہو۔

یہ الگ بات ہے کسی کو موت یاد نہ ہو، مرنے کی فکر نہ ہو، کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے جنازے اٹھائے نہ ہوں؟ اس کا باپ یا اس کی ماں دنیا سے رخصت نہ ہوئی ہو، اس نے کبھی بھائیوں کے، بھتیجوں کے، عزیزوں کے، یاروں کے، اپنوں کے، گھر والوں کے، بہنوں کے، بیٹیوں کے جنازے نہ دیکھے ہوں۔ وہ شخص سوچ سکتا ہے کہ میں نے نہیں مرنا دیکھا جائے گا، خیر ہے کوئی مسئلہ نہیں؟ جسے یقین ہے، مرنا بھی ہے حساب بھی ہے، قبر بھی ہے، اللہ کے سامنے پیشی بھی ہے۔ اُس کی زندگی کا تو سب سے بڑا مسئلہ ہی یہ ہوگا: اے اللہ! مرتے ہوئے مجھے کلمہ طیبہ نصیب فرمادے، لاإله إلا الله نصیب کردے۔

مجھے بخوبی یاد ہے، میرے والد محترم (جہاں لیٹے ہیں اللہ ان کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین) بہت زیادہ، اگر میں کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ ہفتے میں شاید ہی کوئی ایسا دن ہوگا، کوئی دوست ملنے گیا ہو اور اسے یہ نہ کہا ہو کہ دعا کرنا اللہ میرا خاتمہ ایمان والا کردے۔ اس کو خاتمہ بالایمان اور حسن خاتمہ کی فکر کہتے ہیں۔ اللہ رحیم وکریم! ہمیں بھی حسن خاتمہ اور خاتمہ بالایمان کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سب سے پہلی چیز جو اللہ کی ذات پہ یقین رکھتا ہے، ایمان رکھتا ہے، حسن ظن رکھتا ہے، اللہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور خوب رکھتا ہے، اللہ کو یاد کرتا ہے اور خوب کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے دل لگا کے پڑھتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی: ایمان اور اخلاص۔ صرف ایمان ہی نہیں ایمان کے اندر بھی اخلاص، صرف اللہ کی ذات کے اوپر ایمان۔ نہ غیروں کے سامنے جھکا، نہ غیروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے، جھولیاں پھیلائیں نہ زبانیں کھولیں، پیشانیاں ٹیکیں نہ ناک رگڑے، نہ عرض و نیاز کی نہ نذرانے پیش کیے۔ ساری زندگی اللہ کے سامنے، اسی کے در کا فقیر، سائل اور محتاج بن کے رہا۔ ایمان اور اخلاص کی حالت میں ساری زندگی گزاری۔ میرا ایمان ہے کہ اِن شاء اللہ، اللہ اس کا خاتمہ بھی ایمان والا ہی فرمائے گا۔

تو سب سے پہلی چیز ایمان اور اخلاص ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ایمان اور اخلاص کے پیکر تھے، استقامت کے پہاڑ تھے۔ صحابہ کرام کے ایمان اور اخلاص کی عجیب کیفیت ہے۔ سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن معاذ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم، کس کس کی موت کے تذکرے کریں، کیسا قابل رشک اور عمدہ ان کا خاتمہ تھا۔

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، ایمان اور اخلاص کے پہاڑ ثابت ہوتے ہیں، جب ان کی موت کا وقت آتا ہے، غزوہ احزاب میں زخم لگتا ہے، ایک رگ سے مسلسل خون بہتا ہے۔

قربان جایئے سعد! تیری شان پہ۔

سعد کے زخم ہیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا خود علاج کر رہے ہیں۔

بھر بھر کے چیزیں رکھ رہے ہیں، دعائیں دے رہے ہیں۔

خیر سید قوم!

سعد! میں اللہ کا پیغمبر کہتا ہوں: تم مدینے کے سردار تھے، میں تیرے پاس آیا تھا، تو نے سارے وعدے پورے کیے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تیرے ساتھ وعدے پورے کرے گا۔

یہ اپنی قوم کے سردار تھے، امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم میں وہ ایسے ہی ہیں جیسے مہاجر صحابہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ مہاجرین میں صدیقِ اکبر اور انصار میں سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہم ہیں۔ غزوہ خندق میں زخمی ہوتے ہیں۔ آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام خیریت دریافت کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آہستہ آہستہ چلتے چلتے موت فاصلے طے کرتے کرتے سعد رضی اللہ عنہ کے دروازے پہ دستک دیتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دیتے ہیں تو کون دیتے ہیں؟ آسمانوں سے جبریل آ کے کہتے ہیں: اے اللہ کے پیغمبر! آج کوئی ایسا نیک بندہ فوت ہوا ہے۔

((فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَآءِ))

''آسمانوں کے دروازے کھل گئے ہیں۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے ہیں کہ دیکھیں کون میرا صحابی ہے، جس کی روح پرواز ہوئی ہے، جس کی وفات کی اطلاع دینے کے لیے جبریل آسمانوں سے اترا ہے۔ آپ کو پتا چلتا ہے کہ جناب سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہو چکے ہیں۔

امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ''الطبقات'' میں لکھتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے ہیں: میرے صحابہ! دوڑ کے چلو؛ دوڑ کے چلو کہیں سعد کو غسل دینے کے لیے ہم سے پہلے فرشتے نہ آ جائیں۔ دوڑ کے چلو ہم نے اس کو غسل دینا ہے۔ مسلمانوں کے سردار انصاروں کے سید، سعد بن معاذ کو آج ہم نے غسل دینا ہے۔ غسیلِ ملائکہ حنظلہ کی طرح اس نیکی میں کہیں وہ ہم سے سبقت نہ لے جائیں۔

اس قدر تیز چلتے ہیں، صحابہ بتاتے ہیں کہ ہمارے شانوں سے چادریں گر پڑتی ہیں اور جوتوں کے تسمے ٹوٹنے لگتے ہیں۔''

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے ہیں، سعد رضی اللہ عنہ کی میت کو غسل دیا جا رہا ہے، جنازہ اٹھایا جاتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں:

((یارسول اللہ !مَاحَمَلْنَامَیِّتًاأَخَفَّ عَلَیْنَامِنْ سَعْدٍ!.))

''یارسول اللہ! ہم نے سعد سے ہلکی پھلکی میت آج تک نہیں اٹھائی!''

امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہیں وزن کیسے محسوس ہو......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((قَدْهَبَطَ مِنَ الْمَلائِكَةِ كَذَاوكَذَا...... لَمْ يَهْبِطُوْاقَطُّ قَبْلَ يَوْمِهِمْ، حَمَلُوْهُ مَعَكُمْ .)) ❶

''سعد کے جنازے کو اللہ کے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔فرشتے بھی وہ جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترے۔''

ایمان والوں کی موت، اخلاص والوں کی موت، ایمان والوں کا خاتمہ اخلاص والوں کا خاتمہ۔امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بن معاذ .)) ❷

یہ سعد میرا وہ صحابی ہے جس کی وفات پہ اللہ کا عرش خوشی سے جھومنے لگ گیا ہے۔

ایک نیک آدمی کی روح پرواز کر کے عالم سُفلیٰ سے عالم بالا کی طرف آرہی ہے، فرش کی دنیا سے عرش کی دنیا کی طرف آرہی ہے، عرش جھوم اٹھا ہے۔آسمانوں کے دروازے کھل گئے ہیں۔

نیز فرمایا: ستر ہزار فرشتے آج سعد کے جنازے میں شامل ہونے کے لیے زمین پہ اترے ہیں، جو اس سے پہلے زمین پہ کبھی نہیں اترے تھے۔ ❸

میرے محترم بھائیو! میرے بزرگو! میرے بیٹو اور عزیزو!

میں نے جائزہ لینا ہے، آپ نے جائزہ لینا ہے، ہم اپنے رب کے ساتھ کتنے مخلص ہیں۔

وہ رب جب پانچ مرتبہ ہمیں بلاتا ہے:

((حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة .))

تو کیا ہم بے تاب ہو کے مسجد کی طرف آتے ہیں؟ رات کے آخری پہر آسمانِ دنیا سے

---

❶ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں،الطبقات الكبرى ،ابن سعد 3/427-428 ، سلسلة الاحاديث الصحيحه الألباني ،حديث 1158، 3/148.

❷ مسند البزار: 5746.

❸ صحيح بخاری: 3803، (باب مناقب سعد)،صحيح مسلم: 2466.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ ہمیں بلاتے ہیں:

((هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ.))

''کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں؟''

((هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاغْفِرَلَهُ))

''کوئی معافی طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے معاف کر دوں''؟

سوچنا ہوگا کیا ہم اس وقت اللہ رب العزت کے در کے فقیر، سوالی اور منگتے بن کے اس کے دروازے پہ آ کے کھڑے ہوتے ہیں؟

کیا ہم اپنے رب کے ساتھ مخلص ہیں؟

اللہ رب العزت کے ساتھ مخلص ہونے کی ایک بہت بڑی نشانی اللہ کے قرآن کے ساتھ مخلص ہونا ہے۔

میرے بھائی اور میرے بیٹے...... کیا ان کا قرآن کے ساتھ کوئی تعلق ہے؟

قرآن کے ساتھ کتنے مخلص ہیں؟

قرآن کے ساتھ تعلق بھی اللہ کے ساتھ اخلاص کا اہم حصہ ہے۔

ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ان کی موت کا وقت ہے، بیٹا پاس بیٹھا ہے۔ کہتے ہیں بیٹے! رونے کی کیا بات ہے، رو نہیں، میرے اوپر رونے کی کیا بات ہے۔ ایک بات یاد رکھو:

((لَا تَعْصِ اللهَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ.))

اس گھر کے اندر کبھی اللہ کی نافرمانی نہ کرنا۔ میں تیرا باپ آج جس چارپائی اور جس کمرے میں لیٹے اللہ کے ساتھ ملاقات کے لیے جا رہا ہوں۔

((اَرْبَعَةَ وعشرين اَلْفَ خَتْمَةً.))

میں نے اس کمرے کے اس کونے کے اندر چوبیس ہزار مرتبہ مکمل قرآن کی تلاوت کی ہے۔ بیٹے! رونے کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ ❶

❶ الصحیحہ: 3345.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ایمان کہتے ہیں۔ اسے اخلاص کہتے ہیں۔

میرے بھائیو! علماء جیسے بھی ہوں۔ گناہ گار ہوں، بے شک وہ کتنے ہی خطا کار ہوں۔ وہ اللہ کے دین کے خادم، اُن کا ایک مقام ہوتا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ساری زندگی قرآن پڑھا ہے، قرآن پڑھایا ہے۔ وہ اللہ کو پیارے ہو رہے ہیں۔ طائف میں ان کی موت واقع ہوئی۔ قبر کے اندر اُتارا گیا ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ "سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَا" کے اندر لکھتے ہیں:

"یہ قصہ متواتر ہے۔ (متواتر اسے کہتے ہیں جو مسلسل امت اسلامیہ میں مشہور و معروف رہی ہو۔" ❶

امام ہیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد میں اس کی سند کے رجال کو ثقات قرار دیا ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ادھر قبر میں دفن کیا گیا، اُدھر سے آواز آئی۔ ❷

﴿يَآأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيٓ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِيْ ۝﴾ (الفجر: 30 - 27)

"اے اطمینان والی روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چلی جا۔"

اے نفس مطمئنہ لے کے آنے والے! تو اپنے رب سے راضی ہے تیرا رب تیرے اوپر راضی ہے۔ میرے خاص بندوں میں شامل ہو جاؤ۔ میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

"سعید بن مسیب رحمہ اللہ ...... صحابہ کے شاگرد رشید ...... بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا یہ آواز کہاں سے آرہی ہے؟ اس آیت کی تلاوت کون کر رہا ہے؟ ہم

❶ السیر: 4 / 394.

❷ فضائل الصحابة، امام احمد: 1879، معجم کبیر، طبرانی، 10581، مستدرك حاكم، 6312، تفسیر ابن ابی حاتم، 19299، قال الهیثمی فی مجمع الزوائد: رواه الطبرانی ورجاله الصحیح 9/285.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتے ہی رہ گئے وہ آواز تو غیب سے آرہی تھی، پردہ غیب سے آرہی تھی، اس آواز والا نظر ہی نہیں آرہا تھا۔"

ایمان کے ساتھ اخلاص جتنا گہرا ہوتا جائے گا۔ معاشرے کے ساتھ، دوستوں کے ساتھ، علماء کے ساتھ، مقتدیوں کے ساتھ، پڑوسیوں کے ساتھ، اہل محلّہ کے ساتھ اور عزیز و اقارب کے ساتھ رشتہ داروں کے ساتھ بندہ جتنا جتنا مخلص ہوتا جائے گا، اتنا اتنا شیطان کی چالوں سے اللہ اسے بچاتا جائے گا۔

دوسرا سبب:...... انسان کا سچا ہونا

اَلصِّدْقُ اَلصِّدْقُ یہ ایسی چیز ہے۔

﴿هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ﴾ (المائدہ: 119)

"سچے لوگوں کو ان کا سچ ضرور فائدہ دیا کرتا ہے"

دل کا سچا، بات کا سچا، عمل کا سچا، کردار کا سچا، رب کے ساتھ سچا، رسول کے ساتھ سچا، قرآن کے ساتھ سچا، دین کے ساتھ سچا اور بالکل سچا اور کھرا معاشرے کے ساتھ، دوستوں کے ساتھ، والدین کے ساتھ جو سچا بندہ ہے اللہ اسے ضرور عظیم اور قابل رشک موت سے ہمکنار کرتا ہے۔

نبی ﷺ تشریف فرما ہیں، اعرابی آتا ہے۔ ہاتھ پہ ہاتھ ہاتھ رکھ کے بیعت کرتا ہے۔ میں آپ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے جہاد کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، جان کا نذرانہ اللہ کی رضا کے لیے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جہاد ہوتا ہے، مال غنیمت ملتا ہے، تقسیم کیا جاتا ہے، اس کا حصہ اسے پہنچتا ہے، سارا حصہ اٹھاتا ہے، اللہ کے نبی کے پاس لے آتا ہے۔

((مَا عَلٰى هٰذَا اِتَّبَعْتُكَ .))

اے اللہ کے نبی! اس دنیا کے لیے تو میں نے بیعت نہیں کی تھی۔ یہ کہاں سے آگیا؟ حالانکہ حلال ہے، طیب ہے۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ .))

''اللہ نے میرے لیے اور میری امت کے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا ہے۔''

حلال وطیب ہے، پاکیزہ ترین حصہ ہے۔ لیکن اس کا اخلاص، اس کا صدق، معاملہ اور

...ح کا ہے:

((مَا عَلٰی هٰذَا اِتَّبَعْتُكَ .))

اس لیے تو میں نے کلمہ نہیں پڑھا تھا۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''تجھے کیا چاہیے؟

...کہتا ہے: میں نے اس لیے کلمہ پڑھا تھا:

((وَلٰكِنِّی اتَّبَعْتُكَ عَلٰی اَنْ اُرْمٰی هٰهُنَا .))

میں نے اس لیے کلمہ پڑھا تھا میدان جہاد میں جاؤں، کافر کا نیزہ آئے، یوں میری ...ردن پہ لگے۔ اللہ کے سامنے جاؤں اور اللہ پوچھیں کیا کر کے آئے ہو؟ کہوں: یا اللہ تیرے ...یے یہاں نیزہ لگوا کے آیا ہوں۔ شہادت پا کے آیا ہوں۔ تیرے راستے کے اندر جہاد کرتا ہوا ...تیرے پاس پہنچا ہوں۔ نبی ﷺ ایک ہی نسخہ بتاتے ہیں:

((اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ .))

اے میرے صحابی! اگر تم سچے ہو، اللہ تمہارے سچ کو ثابت کر دے گا۔ اگر تم سچے ہو، دل ...ے کہہ رہے ہو، عمل سے ثابت کرو گے، اگر تمہارے دل کی آواز ہے، واقعتاً سچے ہو تو اللہ ...تمہارے ساتھ سچ والا معاملہ کرے گا۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔

میدان دوبارہ سجتا ہے۔ تیر، چلتے ہیں، نیزے برستے ہیں، تلواریں چمکتی ہیں، جنگ کے ...شرارے اٹھتے ہیں۔ حدیث بتاتی ہے صحابہ اس صحابی کی لاش کو دیکھتے ہیں۔ جہاں اس نے ...اشارہ کیا تھا وہیں پہ تیر لگا ہوا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو چکا ہے۔ نبی ﷺ جنازے ...کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور صحابی کہتے ہیں میں نے اس کے لیے نبی کریم ﷺ کی دعائیں ...سنیں۔ اُن میں ایک یہ بھی دعا آپ ﷺ نے اس صحابی کے جنازے پہ پڑھی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَبْدَكَ ھٰذَا خرج مھاجرا فی سبیلك ، فقتل شَھِیْدًا وَاَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ذٰلِكَ .)) ❶

"اے اللہ! میں تیرا پیغمبر گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیرا بندہ سچی شہادت لے کر تیرے پاس آ رہا ہے۔ اے اللہ! اس کی شہادت کو قبول فرما لے۔"

اب غور فرمایئے! جس کی سچائی کی گواہی اللہ کے رسول ﷺ دے رہے ہوں، کیا اس کی خوبصورت موت اور موت کے بعد خوبصورت انجام میں کوئی شک ہو سکتا ہے؟

دوسری چیز:...... اخلاص ہے کہ بندہ مخلص ہو اور سچا ہو

تیسرا سبب:...... استقامت:

تیسرا سبب جس سے اللہ بندے کو حسن خاتمہ نصیب فرماتے ہیں، استقامت ہے۔ استقامت میرے اندر ہونی چاہیے۔ آپ کے اندر، معاشرے کے اندر، ماحول کے اندر ہونی چاہیے۔ سب سے بڑی کمزوری اگر آج دکھائی دیتی ہے تو وہ راہِ حق پر استقامت ہے۔

استقامت کا معنی ہے: ڈٹ جانا۔ دین کے اوپر قائم رہنا۔ یہ نہیں ہے نماز پڑھنے والے مل گئے پڑھ لی، بے نماز مل گئے نماز چھوڑ دی۔ داڑھی والے مل گئے داڑھی رکھ لی اس کے حق میں باتیں کر دیں اور اس سنت کو ترک کرنے والے مل گئے تو اس کے خلاف باتیں کر لیں۔ پاکستان میں رہا تو معاملہ اور تھا باہر گیا تو معاملہ اور ہوا۔ استقامت کا معنی ہے: دین کے اوپر قائم رہنا۔ آزمائشوں پہ، تنگیوں پہ، ترشی میں، مصیبت میں، راحت میں، ہر حال میں شادی میں، غمی میں، حالات کے سیلاب کے سامنے، اللہ کے دین کے اوپر قائم رہنے والا۔ میرا ایمان ویقین ہے کہ اللہ موت کے وقت بھی اسے قائم ہی رکھے گا۔

﴿یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ﴾ (ابراھیم: 27)

"ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں

---

❶ سنن نسائی: 1953.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اور آخرت میں بھی، ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے۔''

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ثابت قدمی دیا کرتا ہے۔ ان کے قدم مضبوط کرتا ہے۔

یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، مدینہ منورہ ہے، ان کا محاصرہ ہو چکا ہے۔ ظالم لوگوں نے، منافقوں نے ،باغیوں نے، دین کے لبادے اوڑھ کے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ الزامات کی ایک بوچھاڑ ہے ان ظالم منافقوں نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ پہ لگا رکھی ہے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ تاریخ دمشق کے اندر لکھتے ہیں:

چالیس اور کچھ راتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قید رکھا جاتا ہے۔ جیل کی کیفیت ہے، نہ کھانا پہنچنے دیا جاتا ہے، نہ پانی پہنچے دیا جاتا ہے، چپکے چپکے کوئی لے آئے سو لے آئے۔ حسن و حسین رضی اللہ عنہما، جنت کے شہزادے، علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے ان کی ڈیوٹی لگائی ہے۔ اے میرے شہزادے بیٹو! عثمان رضی اللہ عنہ کے پہرے تم نے دینے ہیں۔ وہ پہرے دیتے ہیں۔ جوان آتے ہیں کہتے، ہیں: عثمان! آپ اشارہ کریں ہم باغیوں کی اینٹ سے اینٹ بجا کے لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ بس آپ کی اجازت چاہیے۔

عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدینہ رسول کے سچے محب ہیں، محبت کرنے والے ہیں، کہتے ہیں: میری وجہ سے مدینہ میں خون کا قطرہ گرے، عثمان کو اچھا نہیں لگتا ہے۔ میری وجہ سے مدینہ رسول میں خون ہی خون ہو، خون سے زمین رنگین ہو جائے، میری خاطر ایسے ہو، میری وجہ سے ایسے ہو، یہ نہیں ہوسکتا۔

((وَلٰكِنْ لَا اَتَوَقّٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ .))

مسلمانوں کی جانیں لے کے اپنے آپ کو بچانے کا کوئی بھی منصوبہ نہیں رکھتا، میں تو اپنے آپ کو قربان کر کے مسلمانوں اور مسلمانوں کے شہر مدینہ کو بچانا چاہتا ہوں۔ میرے ساتھ ہو جائے جو کچھ ہونا ہے، استقامت کی ایک عجیب کیفیت ہے، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد جس کے لیے محنت کی ہے، جس کی تعمیر کیلئے کاوشیں کی ہیں، وہی کنواں جس کو وقف کیا ہے، نہ اُس سے پانی پینے کی اجازت نہ اس مسجد میں جا کے نماز پڑھنے کی اجازت، چالیس سے اوپر راتیں گزر گئیں اور اس کے بعد پھر کیا ہوتا ہے؟

خواب میں نبی ﷺ کی، جناب صدیق کی، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوتی ہے۔ دن کا سورج چڑھتا ہے۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ نیا لباس زیب تن کرتے ہیں، جو اُن کے بیس غلام تھے، سب کو آزاد کرتے ہیں۔ لوگ پوچھتے ہیں: آج کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ نیا نیا چہرہ نیا نیا انداز ہے؟ کہتے ہیں ہاں، رات خواب میں نبی ﷺ سے جناب صدیق، عمر فاروق سے ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ:

((يَا عُثْمَانُ! اِصْبِرْ فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا غَدًا .)) ❶

"اے عثمان! صبر کرنا، کل تمہاری افطاری جنت میں ہمارے ساتھ ہوگی۔"

عثمان صبر کرنا، قائم رہنا، استقامت اختیار کرنا، کل تمہاری افطاری ہمارے ساتھ ہوگی عثمان غنی رضی اللہ عنہ لباس زیب تن کر کے بیس غلاموں کو آزاد کر کے، اللہ کے قرآن کو کھول کے، سامنے رکھ کے، بیٹھ کے تلاوت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی حالت میں اللہ شہادت کی موت نصیب فرما دیتے ہیں۔

حسن خاتمہ استقامت سے ملتا ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ، سیدنا بلال زمین پہ چلنے والے جنت میں ان کی دستک سنائی دیتی ہے۔ مدینہ رسول اس دن کتنا منور تھا جب اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں: جب اللہ کے رسول ﷺ اس دنیا سے چلے گئے اس دن سے زیادہ اندھیرا ہم نے نہیں دیکھا۔ ایک تاریکی ہے۔ ایک ظلمت ہے۔ ایک اندھیرا ہے۔ ایک اداسی ہے۔ عجب ماحول ہے۔

حضرت بلال، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ مؤذن رسول۔ حالات پلٹا کھاتے ہیں مدینہ سے کہیں

---

❶ تاریخ دمشق: 39/ 400.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ور جانا پڑتا ہے۔ اداسی کا ماحول برداشت نہیں ہوتا ہے۔ پتا نہیں ان کی کیا کیفیت، کیسا انداز ہوگا۔ مرض الموت کا مرحلہ آتا ہے؛ مرض موت کے مرحلہ میں۔ جانتے ہیں وہی بلال ہے نا، جس کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جاتا اور اَحَدْ اَحَدْ کہتے۔ پاس سے گزرنے والے کہتے بلال آہستہ سے کہہ لو، بلال آہستہ سے کہہ لو، لیکن بلال اللہ کے دین پہ اتنا قائم ہیں، ان سے آہستہ کہا ہی نہیں جاتا۔ صحابہ پاس بیٹھے ہیں، کہتے ہیں بلال پریشان نہیں ہونا۔ فرماتے ہیں پریشانی کی کیا بات ہے:

((غَدًا نَلْقَی الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَه .)) [1]

اگر آج میری موت واقع ہوگئی تو کل جنت میں اللہ کے نبی ﷺ اور ان کے ساتھیوں سے میری ملاقات ہو جائے گی۔ اداس ہیں اُن سے۔ ملاقات ہو جائے گی۔ لمبا عرصہ جدائی کا گزر چکا۔ اور ان سے اللہ رب العزت ملاقات کا سبب پیدا فرمادے گا۔

میرے محترم بھائیو! تیسری چیز جس سے اللہ خاتمہ اچھا کرتا ہے، وہ استقامت ہے۔ دین کے اوپر قائم رہنا۔ دین کے اوپر ڈٹ جانا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کی مرض الموت اور ان کی شہادت کے بھی عجیب واقعات ہیں۔ صحیح اسانید سے اور کچھ ضعیف اسانید سے ثابت ہیں۔ امام ابن الجوزی ﷺ مناقب کے اندر لکھتے ہیں: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بستر مرگ پہ لیٹے ہیں، زخموں کی تاب نہیں لائی جارہی۔ ظالموں منافقوں نے، دشمنوں نے شہادت فاروق کا سانحہ رونما کر دیا۔

اور یوں لیٹے ہوتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بیمار پرسی کیلئے جاتے ہیں، کہتے ہیں:

''عمر فاروق! آپ وہ شخص ہیں جن کے ذریعے سے اللہ نے دین کو بڑی مدد پہنچائی؛ آپ پریشان نہ ہوں، جب سے آپ اسلام لائے اللہ نے اسلام کو عزت دی۔ فتح ونصرت کے جھنڈے آپ نے گاڑے۔ آپ نے رائے دی؟ اس کے مطابق اللہ نے آسمانوں سے قرآن نازل کیا۔ اللہ کے نبی ﷺ دنیا

---

[1] ابن عساکر، 10/475، منقطع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گئے، وہ آپ پہ راضی تھے۔ آپ ان سے راضی تھے۔"

اے جناب فاروق! آپ کے ذریعے سے اللہ نے اسلام دنیا میں پھیلایا۔ پریشان نہیں ہونا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں:

((أَتَشْهَدُ بِهٰذَا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) ❶

"کیا قیامت کے دن اللہ کے ہاں یہ گواہی دو گے؟"

اے ابن عباس! کل قیامت کے دن اللہ نے اگر پوچھ لیا عمر کیسا انسان تھا، کیا اللہ کے سامنے یہ الفاظ کہہ دو گے؟

کیا اللہ کے سامنے یہ گواہی دے دو گے؟

اللہ کے سامنے کیا ایسے بول بول دو گے؟

یہ ایسے عظیم لوگ تھے۔ ابن عباس تو کہتے تھے دل سے کہتے تھے۔ منافقوں والا رویہ اور طرز عمل نہ تھا کہا عمر فاروق! میں آپ کے بارے میں اللہ کے سامنے بھی یہ الفاظ کہہ دوں گا۔ تب جا کے عمر فاروق رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔

چوتھا سبب:......توبہ

جس سے اللہ حسن خاتمہ نصیب کرتا ہے وہ توبہ ہے، انابت ہے، آنسو ہیں، رجوع إلی اللہ ہے، گناہوں کو چھوڑنا ہے، ان پر ندامت ہے، ان پہ پشیمانی ہے۔ یہ تو ایسی چیز ہے کہ جس شخص کو اللہ نصیب کر دے چالیس سال سے اللہ کا باغی ہے اس کے بعد بھی واپس آجائے۔ ساٹھ سال سے اللہ کا باغی ہے اس کے بعد بھی واپس آجائے۔ جو نوجوان ہیں ان سے گناہ ہوں تو پھر بھی سمجھ میں آتی ہے۔

میرے محترم بھائیو! ایک بات یاد رکھنا کچھ بھی انسان کے پاس نہ پہنچے اللہ نے انسان کی عمر کو اس کے خلاف حجت بنا دینا ہے۔ تو اپنے ہاتھوں سے دفناتا رہا پھر بھی تجھے سمجھ نہیں آئی۔ پچاس سال تجھے عمر دی، ساٹھ سال تجھے عمر دی، پھر بھی تجھے سمجھ نہیں آئی۔

❶ مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب، ص: 227.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے: جس کو ساٹھ سال عمر مل گئی اور پھر بھی وہ نہ سدھرا، اس کے پاس تو عذر نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ [1]

اس کے تو سارے عذر ختم ہو گئے۔ عمر بذات خود ایک حجت ہے، یہ بذات خود ایک جرم ہے۔ یہ ڈھلتی ہوئی جوانیاں، یہ بیتی ہوئی راتیں، یہ گذرتے ہوئے ایام، یہ تاریخ کے بدلتے ہوئے اوراق اور یہ اٹھتے ہوئے جنازے اور لاشیں۔ یہ ہم سب کے لیے ایک پیغام نصیحت ہیں۔ اگر تیں چالیس سال کی عمر پانے کے بعد بھی میں ہوش کے ناخن نہیں لیتا تو میں رب کے سامنے کیا عذر پیش کروں گا؟

کیا پھر اسے مرنے کی فکر لاحق ہوئی؟ کیا پھر وہ بدل گیا؟

میرے محترم بھائیو! توبہ، انابت، رجوع الی اللہ جس بندے کو اللہ نصیب کر دے، اس کے لیے آخری منزلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں وہ ننانوے انسانوں کا قاتل تھا۔ پھر وہ بے چین ہوا، مضطرب ہوا، اے اللہ! تیرے پاس جانا ہے۔ پھر وہ بدلنے لگا، پھر اس نے وہ صحبت چھوڑی، ماحول چھوڑا، وہ بستی چھوڑی، محفل چھوڑی۔ پتا نہیں کیسی گینگ ہوگی، کبھی اس کی دوستیاں ہوں گی۔ بچپن سے کیسا ماحول ہوگا لیکن وہ سب کچھ چھوڑا۔ اور اللہ رب العزت کے حکم سے نیک لوگوں کی بستی کی طرف روانہ ہو گیا۔

میرے بھائیو! اپنے بیٹوں کو سمجھاؤ، بیٹیوں کو سمجھاؤ، بہنوں کو سمجھاؤ، عزیزوں کو سمجھاؤ، اس دور کے اندر اگر کوئی نیک بستی ہے تو اللہ کی یہ مسجدیں ہیں۔ یہ اللہ کے گھر ہیں۔ ان کی طرف ان کو لے کر آؤ۔ یہاں ان کا تعلق جوڑو۔ اس کے ساتھ ان کو وابستہ کرو۔

وہ ننانوے آدمیوں کا قاتل وابستہ ہو جاتا ہے، چل پڑتا ہے، راستے میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور اللہ پھر بھی زندگی کے سب گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

اب ہم مختصر طور پر ذکر کریں گے کہ سوءِ خاتمہ کیوں ہوتا ہے۔

سوءِ خاتمہ کی ایک بہت بڑی وجہ گناہوں کے اوپر اصرار اور منافقت ہوتی ہے۔ منافقت

---

[1] صحیح بخاری: 6419.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل میں اور زبان پہ، مسجد میں اور بازار میں، گھر میں، چوک میں، لوگوں کے سامنے، پرائیویٹ زندگی میں، خلوت میں، جلوت میں، تنہائیوں میں اور مجمع میں۔ اور یہ جو منافقت ہے، گناہوں کے اوپر اصرار ہے اور اس کے اوپر ڈٹ جانا ہے۔ یہ بہت خطرناک چیز ہے۔
دو بالکل مختلف اور متضاد چیزیں ذہن میں رکھیے گا۔ جتنی وہ توبہ کرتا جائے گا اتنا ہی وہ اللہ کے قریب ہوتا جائے گا۔ جتنا گناہوں پہ اصرار کرتا جائے گا اور منافقت کرتا جائے گا اتنا ہی وہ اپنے خاتمے کو خراب اور تباہ کرتا جائے گا۔

سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے ادارے میں ایک پڑھنے والا بچہ ہے۔ ایک گھر سے کھانا لینے جاتا ہے۔ ایک عورت، ایک دوشیزہ اس پہ فریفتہ ہو جاتی ہے، برائی کی دعوت دیتی ہے اور یہ اس سے جان چھڑانے کیلئے کہتا ہے مجھے چھت پر حاجت کیلئے جانا ہے۔ گندگی جسم پہ مل کے وہ واپس پلٹتا ہے، واپس پلٹتے ہی وہ دھکے دے کر گھر سے باہر نکال دیتی ہے۔ بے چارہ واپس جا کے نہاتا ہے، ٹھٹھرتی راتوں میں ٹھنڈے پانی کیساتھ نہانے کے بعد بیمار ہو جاتا ہے۔ اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ قبر کے اندر رکھتے ہیں تو دہلی کے درودیوار اور وہاں کے رہنے والے گواہی دیتے ہیں کہ پورے دہلی کے اندر ایک خوشبو پھیل جاتی ہے۔ لوگ سید صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس شاگرد کا کیا نیک کام تھا۔ اللہ نے یہ اپنا نیک بندہ، اس کو بھی چھپا کے رکھا تھا۔

پھر سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ اندازہ ہے کہ اس نے گناہ سے بچنے کیلئے جسم پہ گندگی ملی تھی، اور اللہ نے اس کی قبر کی مٹی کو بھی خوشبودار بنا دیا ہے۔

توبہ اور رجوع الی اللہ، یہ عظیم چیزیں ہیں۔ اس کے برعکس مدینہ کی مٹی ہے، منافق انسان ہے، عبداللہ بن اُبی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کا لعاب مبارک منہ میں ڈالا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ کا کرتا بھی پہنایا جا رہا ہے، اور آسمان سے آواز آتی ہے:

﴿ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴾ (التوبہ: 80)

''اگر آپ ستر مرتبہ بھی اس منافق کیلئے معافی مانگیں گے تو میں عرش والا رب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس منافق کو معاف نہیں کروں گا۔"

میں اسے معاف نہیں کروں گا۔ منافقت سے برا خاتمہ ہوتا ہے۔

میرے بھائیو! میرے بزرگو! میرے عزیزو! میں سب سے پہلے اپنے آپ سے اور پھر آپ سے کہنا چاہتا ہوں: ہم جائزہ تو لیں۔ انٹرنیٹ کے ایسے دور میں ہم گاڑیوں میں کیسے سفر کرتے ہیں۔ ہمارے لیپ ٹاپ میں کیا ہوتا ہے۔ موبائلوں میں کیا ہوتا ہے۔ نیٹ میں کیا ہوتا ہے۔ کالجز کے لان میں کیا ہوتا ہے۔ یونیورسٹی کے صحن میں کیا ہوتا ہے۔ چوک کچہری میں کیا ہوتا ہے۔ دفتر میں کیا ہوتا ہے۔ ڈرائنگ روم، بیڈ روم میں کیا ہوتا ہے۔

پھر جب ہمارا ماحول بدلتا ہے، ہم اللہ کی بغاوت کیسے کرتے ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ سنن ابن ماجہ میں صحیح سند کے ساتھ امام کائنات ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

((لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ .))

میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں وہ قیامت کے دن تہامہ پہاڑوں جیسی بڑی بڑی نیکیوں کے ڈھیر لے کر آئیں گے، لیکن جب وہ اللہ کے پاس پہنچیں گے اللہ ان کی نیکیوں کو راکھ کا ڈھیر بنا دے گا۔ اڑا دے گا۔ کوئی قدر نہیں، کوئی قیمت نہیں۔ کوئی وزن نہیں، کوئی ویلیو نہیں۔

صحابی پریشان ہوئے، پوچھا: اے اللہ کے نبی! بتا دیجیے یہ کون لوگ ہوں گے؟

ان کے اندر کی دنیا کیا ہوگی؟

ان کے چہروں سے پردہ تو اٹھا دیجیے؟

ہمیں بتائیے یہ کیسے لوگ ہوں گے؟

فرمایا:

میرے صحابہ! وہ ہماری ہی طرح کے انسان ہوں گے:

((وَيَاْخُذُوْنَ مِنَ الَّيْلِ كَمَا تَاْخُذُوْنَ))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممکن ہے وہ راتوں کو تھوڑا بہت اٹھتے بھی ہوں گے، نمازیں بھی پڑھتے ہوں گے، لیکن ان کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہوگی:

((اِذَا خَلَوْ بِمَحَارِمِ اِنْتَھَکُوْھَا .)) ❶

"لوگوں کے سامنے نیک ہوں گے جب بھی علیحدگی میں تنہا ہوں گے تو اللہ کی بغاوت کرنے والے ہوں گے۔"

ان کی خلوت اور ہوگی، ان کی جلوت اور ہوگی۔ ان کی عادتیں اور ہوں گی۔ ان کا کردار اور طرح کا ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے کہ پہاڑوں جیسی نیکیاں بھی راکھ کے ذرات ہو جائیں گی۔ تہامہ کے پہاڑ سطح سمندر سے آج بھی اگر آپ نیٹ پہ دیکھیں تو دو ہزار میٹر سے لیکر تین ہزار میٹر، تک بلند ہیں۔ کچھ اتنی اونچی اونچی نیکیوں کے ڈھیر لگے ہوئے لیکن خلوتوں میں اللہ کی بغاوت کرنے والے۔ اللہ ان کی سب نیکیوں کو حقیر اور ضائع فرمادے گا۔ اللہ کریم! ہمیں محفوظ فرمائے۔

انابت اور رجوع الی اللہ کا پیغام ہے، آیئے: اللہ رب العزت سے دعا کیجئے، اللہ ہماری تنہائیوں کو ہمارے اجتماعات سے خوبصورت بنادے۔ ہماری خلوتوں کو ہماری جلوتوں سے بہتر بنادے۔ ہمارے دل کی دنیا کو ہماری زبان سے صاف بنادے۔ ہمارے خیالات کو بھی ہمارے رویوں سے پاکیزہ بنادے۔ ہمارے لیپ ٹاپ کو، ہمارے گھر کو، ہمارے بیڈ روم کو، ہمارے دفتر کے ماحول کو اللہ اس سے خوبصورت بنائے جتنا ہم لوگوں کے سامنے نیک بنتے پھرتے ہیں۔ اور نبی ﷺ اللہ سے یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ .)) ❷

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب لوگ دیکھتے ہوں تب بھی میں تجھ سے ڈرنے والا بن جاؤں اور جب لوگ نہ دیکھتے ہوں تب بھی میں تجھ سے ڈرنے والا بن جاؤں۔"

---

❶ سنن ابن ماجہ: 4245 ❷ سنن نسائی: 1305.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس طرح بننے کی توفیق عطا فرمائے، حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔

پانچواں سبب:...... سوءِ خاتمہ کے اسباب سے بچاؤ

بری موت کے اسباب سے احتیاط اور بچاؤ اختیار کرنے والے کو بھی اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ نصیب فرماتے ہیں۔

سوءِ خاتمہ کے چند اہم اسباب یہ ہیں:

۱۔ عقائد کی خرابی اور عبادات میں بدعات کی آمیزش

۲۔ انسان کے ظاہر اور باطن میں مخالفت

۳۔ گناہوں سے دل لگی اور اُس پہ اصرار

۴۔ دنیا کی محبت

۵۔ دین پہ استقامت کو چھوڑ دینا

۶۔ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے دل لگالینا

۷۔ توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لینا

حسن خاتمہ کے چند دیگر اہم اسباب

ایسے تمام اسباب اور وجوہات جن سے موت کی یاد تازہ ہوتی ہو، فکر آخرت لاحق ہوتی ہے، اگلے جہاں کے لیے تیاری کا جذبہ بیدار ہوتا ہو، ایسے تمام اسباب بھی حسن خاتمہ کی ایک اہم وجہ بن جاتے ہیں، مثلاً

- موت کو یاد کرنا کسی کی جان کنی کے عالم میں اس کے پاس موجود ہونا، مردوں کو غسل دینا اور زیارت قبور۔

موت کو یاد رکھنے سے لذتیں ٹوٹ جاتی ہیں، شہوات ماند پڑ جاتی ہیں اور آخرت انسان کا نصب العین بن جاتی ہے۔

- مرنے والوں کا مشاہدہ کرنا۔ موت کی سکرات حکماء کی طبع آزمائی، روح کے نکلنے اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شدت تکلیف میں ہمارے لیے بہت سی عبرتیں ہیں۔

- مردوں کو غسل دینے سے دل نرم ہوتا ہے، آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔
- قبروں پہ جانا، وہاں کچھ وقت گزارنا یہ چیزیں توبہ میں جلدی کا سبب بن جاتی ہیں۔ اور یہ توبہ حسن خاتمہ کا سبب بن جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن خاتمہ کی علامات

نبی کریم ﷺ نے کچھ واضح علامات بیان فرمادی ہیں جو حسن خاتمہ پہ دلالت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں بھی وہ علامات نصیب فرمادے۔ جس بندے میں ان میں سے کوئی ایک بھی علامت ظاہر ہو جائے تو یہ حسن خاتمہ کی خوشخبری ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے ان کے مفصل دلائل اپنی عظیم کتاب احکام الجنائز میں لکھے ہیں۔

ان میں سے اہم علامات پیش خدمت ہیں:

پہلی علامت:......موت کے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہو جانا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس بندے کا آخری کلام ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه)) ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بوجھل حالت میں دیکھا، کہنے لگے: اے ابو فلاں! تجھے کیا ہوا ہے؟ اے ابو فلاں! شاید تیری چچی نے تیری حالت بری کردی ہے؟

انہوں نے جواب دیا: نہیں، میں تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے، میں اس کے متعلق آپ ﷺ سے نہیں پوچھ سکا یہاں تک کہ آپ ﷺ وفات پا گئے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ میں ایک ایسے کلمے کے متعلق جانتا ہوں جو بندہ بھی اپنی موت کے وقت اسے کہہ لیتا ہے اللہ اس کلمے کی وجہ سے اُس کے رنگ کو روشن فرمادیتے ہیں، اور اللہ اس سے تکلیف کو اٹھا لیتے ہیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، مجھے اس کلمے کے متعلق پتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے پوچھا کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تیرے علم میں اس کلمے سے بڑھ کر بھی کوئی عظیم کلمہ ہے جس کی تلقین اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے چچا کی موت کے وقت اُسے کی۔ یعنی ((لا الٰہ الا اللہ))

طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: آپ نے سچ کہا، اللہ کی قسم! بالکل یہی ہے۔ ❶

دوسری علامت:...... موت کے وقت پیشانی پر پسینے کے قطرات

سیدنا بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ خراسان میں تھے، ایک مریض بھائی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کو موت آ گئی اور اس کی پیشانی پر پسینہ تھا۔ بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ اکبر! میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

((اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ)) ❷

"مومن کی موت کے وقت پیشانی پر پسینہ ہوتا ہے۔"

تیسری علامت:...... جمعہ کے دن یا رات کو مرنا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "جو بندہ جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن فوت ہو، اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے بچا لیتے ہیں۔" ❸

چوتھی علامت:...... میدان کارزار میں شہادت پانا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۝ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۝ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

❶ مسند احمد: 1386
❷ سنن نسائی: 1829
❸ مسند احمد: 6582

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَحْزَنُونَ﴾ (آل عمران: 169 – 171)

''جولوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں۔ اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔''

جولوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں، اس پر کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ کے نزدیک شہید کے لیے چھ انعامات ہیں:

1۔ خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔
2۔ وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے۔
3۔ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔
4۔ قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔
5۔ اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے۔
6۔ بہتر (۷۲) جنتی حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے سلسلے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔'' [1]

[1] جامع ترمذی: 1663

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں علامت:......میدان کارزار میں قتل کے علاوہ اسباب شہادت میں سے کسی سبب سے مرنا:

میدان جنگ میں قتل کے علاوہ بھی کئی اسبابِ شہادت ہیں، ان اسباب میں سے کسی ایک سبب سے موت کا واقع ہو جانا بھی حُسنِ خاتمہ کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچیس (25) کے لگ بھگ ایسے اسباب صحیح احادیث سے ثابت ہیں جن میں سے کسی ایک سبب سے مرنے والا بھی شہید کے اجر کو پہنچ جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے پوچھا:

''تم شہید کسے شمار کرتے ہو؟''

انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جسے اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔

آپ ﷺ: نے فرمایا:

''تب تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے ہوں گے۔''

انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر وہ کون لوگ ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جسے اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ راہ میں طبعی موت مر جائے وہ بھی شہید ہے، طاعون کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔'' [1]

ایک اور حدیث میں ہے، اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: ''جو اللہ کی راہ میں نکلا وہ طبعی موت مرا، اُسے قتل کر دیا گیا، اس کو گھوڑے یا اونٹ نے گرا دیا، اسے کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا یا پھر وہ بستر پر ہی مرا، وہ اللہ کے حکم سے آنے والی کسی موت سے مرے گا، وہ شہید ہے اور ہر حال میں اس کے لیے جنت ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ جہاد

[1] صحیح مسلم: 1915

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں نکلنے والا شخص اگرچہ عین معرکہ میں مرتبہ شہادت کی سعادت حاصل نہ بھی کر سکے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس راہ کو ایسا مبارک بنایا ہے کہ اس عظیم مشن میں چلنے والا اور اس قافلۂ جہاد کا پہرا دینے والا دونوں ہی اجرِ عظیم کے مستحق ہیں۔

۱) اس سفر میں طبعی موت مر جائے تو بھی شہید ہے، اس راہ میں ایسی برکت ہے کہ اپنے بستر پر بھی موت آجائے تو شہید ہے۔

۲) گھوڑے یا اونٹ سے گر کر مر جائے یعنی کسی بھی سواری کے گرنے کی وجہ سے، آج کے عہد میں جنگی جہاز یا کوئی اور سواری، اگر فی سبیل اللہ نکلا ہو اور اس سے گر کر موت واقع ہو جائے تو بھی شہید ہے۔

۳) زہریلی چیز نے ڈس لیا تو بھی شہید ہے۔

چھٹی علامت:...... طاعون سے وفات

سیدہ حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ یحییٰ بن ابی عمرہ کیسے مرے؟ میں جواب دیا: طاعون لگنے سے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"طاعون کی بیماری سے مرنے والا ہر مسلمان شہید ہے۔"[1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا:

"یہ اللہ کا عذاب ہے وہ جس پہ چاہتا ہے بھیج دیتا ہے، اللہ مومنوں کے لیے اسے رحمت بنا دیتا ہے، جو بندہ طاعون کی بیماری لگنے کے باوجود صبر کر کے اسی شہر میں ٹھہرا رہتا ہے اور اس کا یہ عقیدہ ہو کہ یہ بیماری اُسے اس لیے لگی ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کے مقدر میں لکھ دی تھی، اُس کے لیے بھی شہید جیسا اجر ہے۔"[2]

---

[1] صحیح بخاری: 2830 [2] صحیح بخاری: 5734

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن شہداء اور طاعون سے فوت ہونے والے آئیں گے، طاعون سے مرنے والے کہیں گے ہم بھی شہید ہیں۔ حکم ہوگا، دیکھو اگر شہداء کی طرح ان کے زخموں سے بہنے والے خون سے بھی کستوری کی خوشبو آرہی ہے تو یہ بھی شہید ہیں۔ وہ اسی طرح ہوں گے۔ ❶

- تاریخ میں مختلف طواعین (طاعون کی جمع) کا تذکرہ ملتا ہے۔ جن میں سے کچھ بہت ہی مہلک اور جان لیوا ثابت ہوئے۔ کئی نفوس قدسیہ نے جام شہادت نوش کیا۔
- اسلامی تاریخ میں سب سے پہلا طاعون، طاعون عمواس کے نام سے جانا جاتا ہے جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں (17، 18 ھ میں) ملک شام کے شہر عمواس سے شروع ہوا اور پھیلا، اس میں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سمیت پچیس ہزار شہادتیں ہوئیں۔
- ایک طاعون حضرت عبداللہ بن زبیر کے عہد میں 69 ہجری میں پھیلا اور تین دن میں ستر ہزار لوگ شہید ہو گئے۔
- ایک اور طاعون 131 ھ میں پھیلا جس میں کئی دن تک روزانہ ایک ہزار جنازے اٹھتے رہے۔

طاعون کسے کہتے ہیں؟

ایک مہلک وبائی بیماری ہے، جس میں عموماً جسم پر انتہائی تکلیف دہ پھوڑے اور ورم پیدا ہو جاتا ہے، سخت جلن اور سوزش ہوتی ہے، متعلقہ مقامات سیاہ، سبز یا گہرے سرخ رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ مریض خفقان قلب اور قے کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ ❷

بہر حال ایسی شدید وبائی بیماری میں وفات پانے والے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت سے درجۂ شہادت پاتے ہیں۔ ❸

---

❶ مسند احمد : 17199، حسنه ابن حجر، فتح الباری، 10/205، صحیح الترغیب : 1407

❷ شرح النووی علی صحیح مسلم، 1/ 105

❸ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: شرح النووی علی صحیح مسلم 1 / 106- 107، المعارف لابن قتیبه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں علامت:...... پیٹ کی بیماری سے مرنا

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"جو پیٹ کی تکلیف سے مرا وہ بھی شہید ہے۔" ❶

سیدنا عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما اکٹھے بیٹھے تھے۔ اُن دونوں نے شدید خواہش کا اظہار کیا کاش ہم بھی فلاں آدمی کے جنازے میں شریک ہوتے۔ ایک بولا، کیا تمہیں نبی ﷺ کی اس حدیث کا علم نہیں ہے:

((مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهُ فَلَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ .)) ❷

"جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا اُسے قبر میں عذاب نہیں ہوگا۔"

دوسرے نے جواب دیا: جی جی! آپ نے سچ کہا ہے۔

آٹھویں اور نویں علامت:...... ڈوب کر اور گرتی عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ

پانچ قسم کے لوگ شہید ہیں:

((اَلْمَطْعُوْنَ .))

"طاعون سے مرنے والا بھی شہید ہے۔"

((وَالْمَبْطُوْنَ))

"پیٹ کی تکلیف سے مرنے والا بھی شہید ہے۔"

((وَالْغَرِقُ .))

"ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔"

((وَصَاحِبُ الْهَدْمِ .))

---

❶ صحیح مسلم: 1915 ❷ سنن نسائی: 2052

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"گرتی عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔"

((والشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ .))

"اور میدان کارزار میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والا بھی شہید ہے۔" ❶

کار ایکسیڈنٹ یا اس طرح کا حادثہ بھی اس کے مشابہ ہے، اگر چہ یقینی طور پر تو نہیں لیکن مشابہت کی بنیاد پر ایسے ایکسیڈنٹ میں وفات پانے والے کے لیے بھی ہم اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت سے مرتبہ شہادت کی امید رکھتے ہیں۔ ❷

دسویں علامت:......زچگی کی وجہ سے وفات پانے والی عورت

اللہ کے رسول ﷺ ایک دن سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں، آپ ﷺ پوچھتے ہیں:

((اَتَدْرِيْ مَنْ شُهَدَاءُ أُمَّتِيْ .))

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟"

انہوں نے جواب دیا: مسلمان کا قتل ہو جانا شہادت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے ہوں گے؟!

((قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ .))

"مسلمان کا میدان جنگ میں قتل کیا جانا بھی شہادت ہے۔"

((وَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ .))

"طاعون سے مرنا بھی شہادت ہے۔"

((وَالْمَرْأَةُ يَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جَمْعَاءَ شَهَادَةٌ .))

"وہ عورت جسے اپنی اولاد کی پیدائش کے سبب موت آئے شہید ہے۔" ❸

زچگی کے دوران موت آئے یا بچے کی پیدائش کے بعد حالت نفاس میں، دونوں

---

❶ صحیح بخاری: 2829 ❷ فتویٰ لجنہ دائمہ 8/ 375

❸ مسند احمد: 17797

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورتوں میں ایسی عورت کو مرتبہ شہادت ملے گا۔

گیارہویں اور بارہویں علامت:......جل کر اور ذات الجنب کی بیماری سے مرنا

ذَاتُ الْجَنْبِ:......عربی زبان میں "الْجَنْب" پہلو کو کہتے ہیں۔ اور ذات الجنب سے مراد ایسی بیماری ہے جس میں انسان کو پہلو کے اندرونی جانب بڑے بڑے پھوڑے یا پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اندر ہی اندر پھٹتی اور بہتی رہتی ہیں۔ جس بنا پر عموماً مریض میں شدید درد، بخار، کھانسی، سانس کی تنگی وغیرہ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ❶

بیماریاں باعث شہادت:

بندہ مومن کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے جسے دیکھ کر اس کی رحمت رہ رہ کر یاد آتی ہے کہ وہ بیماری کو بھی اجر و ثواب کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ ذریعہ بھی اتنا بڑا کہ مریض بعض شدید تکلیف دہ بیماریوں میں مقام شہادت پر فائز ہو جاتا ہے۔ وہ مقام شہادت جس کے لیے انبیاء بھی دعائیں کرتے رہے۔

پھر مزید غور کریں پیٹ کی شدید بیماری میں موت شہادت، پہلو کی شدید تکلیف اور بیماری سے موت بھی شہادت، جان لیوا موذی قسم کے پھوڑے پھنسیاں بھی باعث شہادت ہیں۔

تیرھویں علامت:......سل بیماری سے وفات

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

((وَالسِّلُّ شَهَادَةٌ.))

"سل بیماری سے مرنا بھی شہادت ہے۔" ❷

سِل بیماری کو عربی میں "دَاءُ السِّـــــــلّ" کہا جاتا ہے، اس کا جدید طبی نام TB (Tuberculosis) ہے۔

---

❶ زاد المعاد جلد: 4/474، النهاية ابن الاثير: 1 / 303

❷ المعجم الأوسط طبراني: 1243، صحيح الجامع: 3691

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھویں علامت:......اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے مارا جانا:

نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ أُرِيْدَ مَالُهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ))

''چور ڈاکو جس کا مال لوٹنا چاہتے ہوں وہ اُن سے لڑتے لڑتے مرجائے تو وہ بھی شہید ہے۔'' ❶

نبی ﷺ کے پاس ایک بندہ آتا ہے: عرض کرتا ہے، اللہ کے رسول! کوئی ڈاکو میرا مال لوٹنا چاہتا ہو تو میں کیا کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ))

''اُسے اپنا مال نہ دینا۔''

وہ عرض کرتا ہے: اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے؟ آپ فرماتے ہیں: تو بھی اُس سے لڑائی کر۔ عرض کرتا ہے: اگر وہ مجھے ماردے؟۔ آپ فرماتے ہیں:

((فَأَنْتَ شَهِيْدٌ .))......''تُو تو پھر شہید ہے۔''

اللہ کے رسول! اگر میں اسے قتل کردوں؟ آپ فرماتے ہیں: ''وہ آگ میں جائے گا۔'' ❷

ایک اور آدمی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آتا ہے۔ عرض کرتا ہے: میرے پاس ایک ڈاکو آتا ہے، وہ میرا مال لوٹنا چاہتا ہے؟ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ)) ''اُسے اللہ کی پکڑ اور غیظ و غضب یاد دلاؤ۔''

اللہ کے رسول! وہ پھر بھی باز نہ آئے تو؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((فَاسْتَعِنْ عَلَيْكَ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ))

''تم آس پاس رہنے والے مسلمانوں کو مدد کے لیے بلا لو۔''

عرض کرتا ہے اگر میرے آس پاس مسلمان ہی کوئی نہ ہو؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ السُّلْطَانَ))

❶ سنن نسائی: 4088 ❷ صحیح مسلم: 140

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنے بادشاہ سے مدد کی درخواست کرو۔''

اللہ کے رسول! اگر بادشاہ تک میری آواز نہ پہنچ سکے ڈاکو اس سے پہلے ہی مجھے لوٹ

لے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((قَاتِلْ دُوْنَ مَالِكَ حتّٰی تَكُوْنَ مَعَ شُهَدَاءِ الآخِرَةِ)) ❶

''اپنے مال کو بچانے کے لیے اس سے لڑائی کرو تا کہ آخرت میں تمہارا شمار شہداء میں سے ہو جائے۔''

پندرہویں، سولہویں اور سترہویں علامت:...... دین، جان اور گھر کے دفاع میں مرجانا

نبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ .))

''اپنے مال کو بچاتے بچاتے مرنا شہادت ہے۔''

((وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ .))

''اپنے گھر کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہونا بھی شہادت ہے۔''

((وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ .))

''اپنے دین کے دفاع کی خاطر جان کی قربانی شہادت ہے۔''

((وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ)) ❷

''اپنے خون کی حفاظت میں قتل ہو جانا بھی شہادت ہے۔''

اٹھارہویں، انیسویں اور بیسویں علامت:...... جو اللہ کی راہ میں سواری سے گر جائے، جسے اونٹ گرا دے اور جسے موذی چیز ڈس لے

نبی ﷺ فرماتے ہیں:

---

❶ سنن نسائی: 4081

❷ سنن ابو داود: 4772

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ صُرِعَ عَنْ دابَّتِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ .)) ❶

”سواری سے گر کر مرنے والا بھی شہادت کے رتبے پر فائز ہوتا ہے۔“

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((أَوْ وَقَصَتْہُ فَرَسُہٗ أَوْ بعِیْرُہٗ اَوْ لَدَغَتْہُ ھامَّۃٌ)) ❷

”گھوڑے یا اونٹ سے گر کر یا موذی چیز کے ڈسنے سے مرنیوالا بھی شہادت جیسے عظیم رتبے پر فائز ہے۔“

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح البخاری میں باب قائم کرتے ہیں:

((بَابُ فَضْلِ مَنْ یُصْرَعُ فِی سَبِیْلِ اللہِ فَمَاتَ فَھُوَ مِنْھُمْ))

”جو راہ الی اللہ میں سواری سے گر کر مرے گا اُس کا شمار بھی اُن شہداء میں سے ہوگا۔“

اکیسویں علامت: ......سمندر میں اٹھنے والے طوفان کے خوف سے مرنا

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((لِلْمَائِدِ اَجْرُ شَھِیْدٍ وَلِلْغَرِیْقِ اَجْرُ شَھِیْدٍ .)) ❸

”بحری سفر میں سمندری ہواؤں اور لہروں سے سر چکرانے سے مرنے والے اور ڈوب کر مرنے والے کے لیے شہادت جتنا اجر ہے۔“

ایک اور حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((اَلْمَائِدُ فِی الْبَحْرِ الَّذِیْ یُصِیْبُہُ الْقَیْءُ لَہٗ اَجْرُ شَھِیْدٍ وَالْغَرِقُ لَہٗ اَجْرُ شَھِیْدَیْنِ .)) ❹

---

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: 892، شیخ البانی رحمہ اللہ نے (صحیح الجامع: 6336 میں) صحیح کہا ہے۔

❷ سنن ابی داؤد: 2499،صحیح الجامع: 6413

❸ المعجم الکبیر اللطبرانی: 324 شیخ البانی رحمہ اللہ نے (صحیح الجامع: 5187 میں) صحیح کہا ہے۔

❹ سنن ابی داؤد: 2493.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سمندری لہروں کی وجہ سے جسے قے آجائے (اور اس سبب سے مر جائے) تو وہ بھی شہید کے اجر کو پہنچ جاتا ہے اور ڈوب کر وفات پانے والا دو شہیدوں جتنا اجر لے جاتا ہے۔''

بائیسویں علامت:...... گلے میں پانی اٹکنے سے وفات والا:

((وَالشَّرِيْقُ شَهِيْدٌ))

''گلے میں پانی اٹکنے کی بنا پر اچھو سے مرنے والا بھی شہید ہے۔''

تئیسویں علامت:...... پہاڑ کی چوٹی سے گر کر وفات پانے والا:

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ مَنْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُوْسِ الْجِبَالِ .))

''جو پہاڑ کی چوٹی سے گر جائے۔''

((وَتَاكُلُهُ السِّبَاعُ .))

''درندے اُسے کھا جائیں۔''

((وَيَغْرَقُ فِي الْبَحْرِ .))

''یا پھر وہ دریا میں ڈوب جائے۔''

((لَشَهِيْدٌ عِنْدَ اللهِ .)) [1]

''وہ ہر حال میں شہادت کے منصب پر فائز ہوتا ہے۔''

چوبیسویں علامت:...... جو درندوں کا لقمہ بن جائے:

اللہ کے رسول ﷺ شہداء کا شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((اَلطَّاعُوْنُ وَالْهَدْمُ .))

''بندہ طاعون کی بیماری یا گرتی عمارت کے نیچے آکر موت کے شکنجے میں آجائے۔''

---

[1] مصنف عبدالرزاق : 9572

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَأَكْلُ السَّبُعِ))

''اور جو درندوں کا لقمہ بن جائے۔''

((وَالْحَرْقُ))

''جل کر مر جائے۔''

((وَالْبَطْنُ وَذَاتُ الْجَنْبِ))

''پیٹ یا ذات الجنب کی بیماری سے مر جائے۔''

((شَهِيْدٌ)) ❶

''سب اللہ کے فضل و کرم سے شہید ہیں۔''

پچیسویں علامت:......ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کی پاداش میں قتل ہونے والا سیّد الشہداء ہے

اللہ کے حبیب ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالمطّلبِ))

''سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب ہیں۔''

((وَرَجُلٌ قَامَ اِلَى اِمَامٍ جَائِرٍ، فَأَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ)) ❷

''اور جو بندہ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق بلند کرتے ہوئے اسے برائی سے روکنے اور نیکی کی تلقین کرنے کی پاداش میں قتل ہو جائے (وہ بھی سیّد الشہداء)''

چھبیسویں علامت:......دل سے شہادت کی دعا کرنے والا

اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((مَن طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا .))

''جو سچے دل سے شہادت کا طلبگار رہتا ہے۔'' اس کے لیے دعائیں کرتا ہے۔

---

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: 11686

❷ الشریعۃ للآجری: 1727؛ شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع: 3675 میں اسے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أُعْطِيهَا وَلَوْ لَم تُصِبْهُ)) ❶

''وہ بستر پر بھی مرے تب بھی شہادت کے ثواب سے فیض یاب ہوگا۔''

اللہ کے حبیب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)) ❷

''وہ بستر پر بھی فوت ہوگا تو اللہ اُسے شہداء کے مراتب پر فائز فرما دیں گے۔''

ستائیسویں علامت:...... پرفتن دور میں صحیح دین کی دعوت دیتے دیتے وفات پا جانا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

((إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ لِلْمُتَمَسِّكِ فِيْهُ أَجْرُ خَمْسِيْنَ شَهِيْدًا مِنْكُمْ .)) ❸

''امتحان کا دور آنے والا ہے اُس میں دین کو تھامنے والے کے لیے تمہارے پچاس شہداء کے برابر اجر ہے۔''

اللہ اکبر! آج کے پرفتن دور میں جب ہم تمسک بالدین اختیار کرلیں تو پچاس شہداء، صحابہ کے برابر اللہ تعالیٰ اجر دیں گے۔

اٹھائیسویں علامت:......اللہ کی راہ میں دن اور رات کا پہرہ:

اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خير من صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ .))

''جو راہ جہاد میں سرحدوں پر ایک دن اور رات کا پہرہ دیتا ہے اس کا اجر پورے مہینے کے روزوں اور قیام سے بھی بڑھ کر ہے۔''

((وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهُ .))

---

❶ صحیح مسلم: 1908 ❷ صحیح مسلم: 1909

❸ سنن ابی داؤد: 434، ابن ماجہ: 4014، جامع ترمذی: 3310، حسن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مر بھی گیا نیکیاں پہنچنے کا سلسلہ جاری رہے گا۔''

((وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ .))

''اُس کے کھانے پینے کا اہتمام شروع ہو جائے گا۔''

((وَأَمِنَ الْفَتَّانَ .)) ❶

''اور اسے فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا۔''

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''ہر فوت ہونے والے کی نیکیوں کا سلسلہ رک جاتا ہے......

((اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِی سَبِیْلِ اللهِ یَنْمِیْ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ))

لیکن اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہوا اُس کا اجر وثواب قیامت تک جاری رہتا ہے۔''

((وَیَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) ❷

''اور اُسے شہید کی طرح قبر کے سوالات اور قبر کی دیگر مشکلات سے بچا لیا جاتا ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: باقی تمام انسانوں کے اعمال مرنے کے ساتھ منقطع ہو جاتے ہیں، سرحدوں پر جہاد کرنے والا (رابط) واحد ایسا عظیم شخص ہے جس کے نیک اعمال قیامت تک جاری رکھے جائیں گے۔

انتیسویں علامت:......کوئی بھی نیک کام کرتے ہوئے وفات پا جانا

اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ))

''جو اللہ کو خوش کرنے کے لیے ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے۔''

❶ مسلم: 1913. ❷ سنن ترمذی: 1621

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((خُتِمَ لَهُ بِهَا))

''یہی پڑھتے ہوئے اُسے موت آجائے۔''

((دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''وہ تو جنت کا مکین ہے۔''

((وَمَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ))

''جو بندہ ایک دن کا روزہ رکھتا ہے مقصد صرف اللہ کی رضا ہے۔''

((خُتِمَ لَهُ بِهَا))

''حالت روزہ میں اُسے موت آجائے۔''

((دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''اس کے لیے بھی وعدہ جنت ہے''۔

((وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ))

''جو اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہے۔''

((اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ))

''اور یہ کام محض اللہ کی خوشنودی کے لیے کرتا ہے۔''

((دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [1]

''یہ بندہ بھی جنت میں جائے گا۔''

اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، عرض کی اللہ کے رسول!

((أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ))

''آپ کا خیال ہے، اگر میں اللہ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی بھی دوں؟''

((وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ))

[1] مسند احمد: 23324؛ط الرسالة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پانچ نمازوں اور زکوٰۃ کی ادائیگی کو بھی یقینی بناؤں؟''

((وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ))

''رمضان کے روزوں اور قیام کا بھی اہتمام کروں؟''

((فَمِمَّنْ أَنَا))

''تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟''

آپ ﷺ اُسے فرماتے ہیں:

((مِنَ الصِّدِّقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ)) ❶

''تو صدیقین اور شہیدوں میں سے ہوگا۔''

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((مَنْ خُتِمَ لَهُ بِصِيَامِ يَوْمٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❷

''جس بندے نے روزہ رکھا اور وہ وفات پا گیا وہ بھی جنتوں میں جائے گا۔''

اُس کا خاتمہ حالت روزہ میں ہو، افطاری کے وقت ہو یا افطاری کے بعد ہو وہ اس انعام کا حقدار ٹھہرے گا۔

اللہ کے رسول ﷺ صحابہ کو ارشاد فرماتے ہیں: جب اللہ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو کسی کام کا موقع دے دیتے ہیں۔ صحابہ نے پوچھا! اللہ کے رسول ﷺ اللہ بندے سے کیسے وہ کام کرواتے ہیں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ)) ❸

''اللہ موت سے پہلے پہلے کسی نیک کام کی توفیق دے دیتے ہیں۔''

---

❶ صحیح ابن حبان: 3438، شیخ البانی ﷫ نے (صحیح الترغیب و الترہیب: 993 میں) اسے صحیح کہا ہے۔

❷ مسند البزار: 2854، صحیح الجامع للالبانی: 6224.

❸ مستدرك حاكم: 1257، صحيح الجامع: 3014

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ نیک کام کر رہا ہوتا ہے اُسی حالت میں اُس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

المعجم الکبیر للطبرانی کی ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"جب اللہ کسی بندے سے خیر کا رادہ فرماتے ہیں تو مرنے سے پہلے پہلے اُسے پاک کر دیتے ہیں۔"

صحابہ کرام] نے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ بندے کو پاک کرنے کا کیا مطلب ہے؟

آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((عَمَلٌ صَالِحٌ يُلْهِمُهُ إِيَّاهُ .))

"اس بندے کے دل میں نیک کام کرنے کی توفیق ڈال دی جاتی ہے۔"

((حَتّٰى يُقْبِضَهُ عَلَيْهِ .)) ❶

"وہی کام کرتے ہوئے اُس کی روح پرواز کر جاتی ہے۔"

تیسویں علامت:...... مدینہ طیبہ میں وفات پانا:

(اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور احسان سے ہمیں یہ خوش قسمتی نصیب فرمائے۔)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا))

"جو بندہ اتنی طاقت رکھتا ہے کہ اُسے مدینہ طیبہ میں موت آئے تو وہ وہاں ہی وفات پائے۔"

((فَإِنِّي اَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوْتُ بِهَا)) ❷

"جس بندے کا خاتمہ مدینہ طیبہ میں ہوگا، میں محمد ﷺ روزِ قیامت اُس کی سفارش کروں گا۔"

❶ المعجم الکبیر: 7900، صحیح الجامع: 306. ❷ سنن الترمذی: 3917.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت

بعض اہل ایمان کا قابل رشک خاتمہ:

محسن اسلام، پیکرِ وفا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان، اللہ کی عطا، نظام عدل کے آفتاب، یاران مصطفیٰ میں ماہتاب، شہید محراب، امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت تاریخ اسلام کا عظیم سانحہ ہے۔ آپ وہ شخصیت ہیں جن کی اسلام کے لیے روشن خدمات، شاندار کردار اور کارناموں سے اسلام کا چہرہ منور ہے۔ بہادری، عدل و انصاف، فتوحات اور فروغ تعلیم میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔

آپ کے اسلام میں داخل ہونے سے اسلام کی قوت و شوکت زیادہ ہوئی۔ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پہلی بار کعبۃ اللہ میں اعلانیہ نماز ادا کی۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دس برس چھ ماہ کی خلافت نے سلاطین عالم کو متحیر کر دیا، زمین عدل سے بھر گئی، دنیا میں راستی و دیانت کا سکہ رائج ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے لشکروں نے جس طرف قدم اٹھایا فتح قدم چومتی گئی، بڑے بڑے تاجداروں کے تاج قدموں میں روندے گئے۔ ممالک و بلاد اس کثرت سے مسلمانوں کے قبضے میں آئے کہ ان کہ فہرست سے صفحوں کے صفحے بھر جائیں، رعب و ہیبت کا یہ عالم تھا کہ جنگ جو اور اہل ہنر آپ رضی اللہ عنہ کا نام سُن کر تھر تھراتے تھے لیکن اقبال و رعب سے آپ کی درویشانہ زندگی میں کوئی فرق نہ آیا۔ پیوند لگے کپڑے، سادہ سی خوراک اور راتیں روتے گزر جاتیں۔

اسلام دشمنوں کو یہ سب کچھ کب بھاتا تھا۔ آخر کار اس آفتاب عالم کے غروب ہونے کی بھی گھڑی آ گئی۔ آپ کی شہادت کے سانحے نے دلوں کو تاریک کر دیا۔

کیسا پیارا اُن کا خاتمہ ہوتا ہے، صحیح البخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نماز فجر کے لیے صفیں بن چکی ہیں، صفوں کے درمیان جب کوئی خلا نظر نہیں آتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ مصلّٰی امامت پر تشریف لاتے ہیں ابھی نماز شروع ہی کی ہے کہ ایک ظالم غلام ابولؤلؤ فیروز پارسی ایرانی مجوسی حملہ آور ہوتا ہے۔ جب خنجر لگتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دیتی ہے کہ مجھے کتے نے کاٹ لیا ہے۔ قاتل وہاں سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور جہاں سے گزرتا ہے خنجر کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو زخمی کرتا جاتا ہے۔ تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نیزہ لگتا ہے جن میں سے سات شہید ہو جاتے ہیں۔ چادر کے ساتھ اُس ظالم کو قابو کیا جاتا ہے، وہ اپنے ہی خنجر کے ساتھ خودکشی کر کے جہنم واصل ہو جاتا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، کو ہاتھ سے پکڑ کر مصلّے پہ لاتے ہیں۔ جن چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سنی، اُن کے علاوہ باقی نمازیوں کو واقعے کا کوئی علم نہیں ہوتا اور وہ سبحان اللہ، سبحان اللہ کہتے رہے۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہلکی نماز پڑھائی۔

نماز سے فارغ ہوئے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((يَا ابْنَ عَبَّاسٍ !اُنْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي .))

"اے عباس کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہما دیکھو مجھے کس نے شہید کیا ہے؟"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اطلاع دیتے ہیں مغیرہ کے غلام نے۔ پوچھا وہ لوہار؟ بتایا جی وہی لوہار۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قَاتَلَهُ اللهُ ، لَقَدْ اَمَرْتُ بِهٖ مَعْرُوْفاً .))

"اللہ اُسے برباد کرے میں نے تو اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا تھا۔"

پھر فرمایا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ .))

"اللہ کا شکر ہے میری موت کسی اسلام کا نام لینے والے کے ہاتھوں واقع نہیں ہوئی۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نوجوان کو دیکھتے ہیں جس کا تہبند ٹخنوں سے نیچے ہے۔ خون میں لت پت ہیں، زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں لیکن اپنے پیر، بدر منیر ﷺ کی اداؤں اور سنتوں سے اتنی محبت ہے، اُسے کہتے ہیں:

((يَاابْنَ اَخِي! اِرْفَعْ ثَوبَكَ؟ فَإِنَّهُ أَنْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ .))

"اے بھتیجے! اپنے کپڑے کو اٹھاؤ تجھے تقویٰ کی نعمت ملے گی اور کپڑا بھی صاف رہے گا۔"

اپنے بیٹے کو بلاتے ہیں، فرماتے ہیں: اے عبداللہ! جاؤ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہنا عمر آپ کو سلام کہتا ہے:

((وَلَا تَقُلْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ))

"یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین نے کہا ہے۔"

((فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَمِيْرًا .))

"کیونکہ آج میں مومنوں کا امیر نہیں رہا۔"

عرض کرنا:

((يَسْتَأْذِنُ عُمَرُو أَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ))

"عمر اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ (روضہ رسول ﷺ میں) دفن ہونے کی اجازت مانگتا ہے۔"

اجازت مل جاتی ہے، اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں اے میرے بیٹے عبداللہ! جب میرے کان سننا بند کر دیں، آنکھیں بند ہو جائیں، میرے بازو جسم کے ساتھ لگا دیئے جائیں، میری روح قبض ہو جائے، مجھے اٹھا کے جب امی جان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پہ پہنچو، میری میت کو رکھ کر پھر عرض کرنا: امی جان! عمر آیا ہے اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے؟ اجازت مل جائے تو مجھے اندر لے جانا وگرنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔

انتہائی نازک حال میں ہیں، سر مبارک بیٹے عبداللہ کی گود میں ہے۔ بیٹے کو کہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا چہرہ زمین پر رکھ دو، چہرہ زمین پہ رکھا جاتا کہتے ہیں:

((وَیْلِی ، وَیْلٌ لِأُمِّی إِنْ لَمْ یَرْحَمْنِی رَبِّی .))

''میں تو برباد ہو جاؤں گا اور میری ماں بھی! اگر میرے رب نے میرے اوپر رحم نہ کیا۔'' ❶

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ (مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ص: 227 میں) لکھتے ہیں:

''ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے عرض کی: ''امیر المومنین! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، آپ نے اسلام کی بڑی مدد کی، آپ کی امارت میں بہت زیادہ فتوحات ہوئیں، زمین عدل و انصاف سے بھر گئی، دو بندوں کا جھگڑا ہوتا تو انصاف لینے کے لیے آخرکار آپ کے پاس آتے۔''

عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے عباس کے بیٹے عبداللہ!

((اَتَشْهَدُ لِیْ بِهٰذَا عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ؟))

''کیا قیامت کے دن اللہ کے پاس بھی میری یہ گواہی دو گے؟''

جی اللہ کے سامنے بھی گواہی دوں گا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما اس سے بہت خوش ہوئے۔ یہ ہے، ایمان والوں کا، ایمان میں اخلاص والوں کا، دل کی سچائی والوں کا خاتمہ اور کیسا خوبصورت خاتمہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی مہربانی سے ایسا خاتمہ نصیب فرمائے (آمین)

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ذوالنورین تھے۔ ان سے فرشتوں کو بھی حیا آتی تھی۔ ساری امت اختلافات میں پڑ گئی آپ رضی اللہ عنہ ہی نے سب کو ایک مصحف پر جمع کیا۔ وہ بالکل سچے، کھرے، عابد، شب زندہ دار اور صائم النہار تھے۔ اللہ کے راستے میں بے دریغ خرچ کیا۔ آپ اُن میں سے تھے جن کو لسان رسالت سے جنت کی خوشخبریاں ملیں۔

❶ صحیح بخاری: 3700.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسا خوبصورت آپ کا خاتمہ ہوتا ہے کہ چالیس سے زائد دن اور راتوں تک بھوک اور پیاس کے ذریعے صبر کا امتحان ہوتا ہے۔ پھر ایک دن کیا ہوتا ہے۔ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> ''سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نیند سے بیدار ہوتے ہیں، فرماتے ہیں: رات خواب میں مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھے نصیحت کی ہے اے عثمان! صبر سے کام لو، اگلی رات تیری افطاری ہمارے پاس ہوگی۔ مصحف منگوایا اُسے سامنے کھول کر بیٹھ گئے یہ مصحف آپ کے سامنے تھا کہ بڑی بے دردی سے آپ کو شہید کر دیا گیا۔'' ❶

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ جاتے ہیں، کہتے ہیں اے امیر المومنین میرے لیے کیا حکم ہے؟ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے بھتیجے آپ نے رشتہ داری کا حق ادا کر دیا ہے۔ لوگ صرف مجھے ہی نقصان پہچانا چاہتے ہیں۔

> ((وَوَاللهِ لَا اَتَوَقّٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ أُوَقِّي الْمُؤْمِنِيْنَ بِنَفْسِي .))
>
> ''میں اپنے آپ کو بچانے کے لیے مومنوں کو ڈھال نہیں بنانا چاہتا لیکن میں اپنی جان پیش کر کے مسلمانوں کو بچانا چاہتا ہوں۔''

بشار بن موسیٰ عجلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دن حماد بن زید رحمہ اللہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بات کرنے لگے، اُن پہ رقت طاری ہوگئی، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اور ساتھ ساتھ کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ امیر المومنین پہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ چالیس سے زائد راتوں تک اُن کا محاصرہ رہا لیکن زبان سے ایک کلمہ بھی ایسا نہ نکلا جو اہل بدعت کے لیے حجت بنتا۔ ❷

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پہ غشی طاری ہوگئی، گھر والوں نے سمجھا کہ آپ کی روح پرواز کر چکی ہے۔ یہاں تک کہ وہ پاس سے اٹھ گئے اور آپ پہ کپڑا ڈال دیا۔ آپ کو افاقہ ہوا، اللہ اکبر کہنے لگے۔ گھر والے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہنے لگے۔ پھر آپ نے گھر والوں سے

❶ مجمع الزوائد: 7/ 232. ❷ تاریخ دمشق: 39 / 400.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا: ابھی ابھی مجھ پر غشی طاری ہوئی تھی؟ جواب دیا، جی ہوئی تھی۔ بتایا کہ غشی کی حالت میں میرے پاس دو سخت قسم کے آدمی آئے، کہنے لگے:

((نُحَاكِمُكَ إِلَى الْعَزِيْزِ الأَمِيْنِ.))

"ہم تمہیں اَلْعَزِيْزُ الْأَمِيْنُ (اللہ تعالیٰ) کی طرف لے چلیں۔"

مجھے لے کر چل پڑے۔ راستے میں ایک آدمی نے پوچھا: اسے کہاں لے جا رہے ہو؟ دونوں بولے: ہم اسے "العزیز الامین" کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔

اس نے کہا:

((ارْجِعَا فَإِنَّهُ مِنَ الَّذِيْنَ كَتَبَ اللهُ لَهُمُ السَّعَادَةَ وَالْمَغْفِرَةَ وَهُمْ فِي بُطُوْنِ أُمَّهَاتِهِمْ.))

لوٹ جاؤ۔

"یہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تو اُن لوگوں میں سے ہیں دنیا میں آنے سے پہلے ہی جن کے لیے سعادت اور مغفرت کے فیصلے ہو چکے تھے۔"

جب تک اللہ نے چاہا اس کی اولاد فائدہ اُٹھائے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے بعد ایک ماہ تک زندہ رہے۔ [1]

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پچاس ہزار (50,000) دینار اللہ کے راستے دینے کی وصیت کی، ان کی وصیت کے مطابق فی کس ایک ہزار کے حساب سے تقسیم کیے گئے۔ امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ہزار گھوڑوں کی بھی وصیت کی۔ نیز بیان فرماتے ہیں کہ بدری صحابہ کے لیے بھی وصیت کی تھی۔ چنانچہ اس وقت بدری صحابہ موجود تھے، لہٰذا انہیں ان میں سے ہر ایک کو چار سو دینار ملے۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ جب میرے باپ کی وفات ہوئی میں نے سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا چارپائی کے آگے آگے چل رہے تھے اور کہہ رہے تھے وَاجَبَلَاه! اے عزم واستقامت کے پہاڑ!! [2]

---

[1] مستدرک حاکم: 5341 [2] السیر: 1 / 90

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبوئے رسول سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما:

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی موت قریب نظر آئی بہت زیادہ روئے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((مَایُبْکِیْكَ یَا اَخِی))

''میرے بھائی تم کیوں روتے ہو؟''

((وَاِنَّمَا تُقْدِمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفَاطِمَةَ وَخَدِیْجَةَ وَهُمْ وَلَدُوْكَ .))

''تم تو اللہ کے رسول ﷺ کو ملنے والے ہو، سیدنا علی، سیدہ خدیجہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہم سے ملنے والے ہو وہ سب آپ کے والدین ہیں۔''

اور اللہ نے زبان نبوت سے آپ کے لیے یہ بھی کہلا دیا ہے:

((سَیِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ .))

''آپ تو اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔''

((وَمَشَیْتَ اِلٰی بَیْتِ اللهِ عَلٰی قَدَمَیْكَ خَمْسَ عَشَرَ مَرَّةً حَاجًّا .))

''اور آپ نے پندرہ مرتبہ پیدل جا کر بیت اللہ کا حج کیا ہے۔''

اس سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور زیادہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور سسکیاں لینے لگے اور فرمانے لگے:

((یَا أَخِی إِنِّی أُقْدِمُ عَلٰی اَمْرٍ عَظِیْمٍ وَهَوْلٍ لَمْ أُقْدِمْ عَلٰی مِثْلِهٖ قَطُّ)) ❶

''میرے بھائی! میرا ایک بڑے سنگین معاملے سے سامنا ہونے والا ہے۔''

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ آخری وقت ہے۔ پوچھتے ہیں:

((اُنْظُرُوْا اَصْبَحْنَا .))

❶ تهذيب الكمال: 6/254، سكب العبراب: 1/148.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دیکھو صبح ہوگئی ہے؟''

بتایا جاتا ہے ابھی صبح نہیں ہوئی۔ جب صبح ہوگئی تو دعا کی:

((اَعُوْذُ باللہِ مِنْ لَیْلَةٍ صَبَاحُھَا اِلَی النَّارِ))

''میں ایسی رات سے پناہ مانگتا ہوں جس کی صبح آگ میں لے جائے۔''

کہتے ہیں:((مرحباً بِالْمَوتِ۔ مرحباً))

''موت کو مرحبا مرحبا''

((زَائِرٌ مُغِبٌّ .))

''موت کو خوش آمدید۔''

یہ موت بھی ایسا ملاقاتی ہے جو طویل عرصے بعد آیا ہے۔

اے موت تو میرے محبوب کی مانند ہے، فاقہ کشی کے حالات میں تو ملنے آئی ہے۔''

((اللّٰھم إنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّی کُنْتُ اَخافُكَ .))

''اے اللہ! تو جانتا ہے میں تجھ ہی سے ڈرتا رہا ہوں۔''

((فَأَنَا الْیَوْمَ أَرْجُوْكَ .))

''آج میری امیدوں کا محور تو ہی ہے۔''

((اللّٰھُمَّ إنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّی لَمْ اَکُنْ أُحِبُّ الدُّنْیَا وطُولَ الْبَقَاءِ فِیْھَا لِکَرْیِ الْاَنْھَارِ وَلا لِغَرْسِ الْاَشْجَارِ .))

''الٰہی! تو جانتا ہے کہ میں دنیا سے محبت اور یہاں رہنا اس لیے پسند نہیں کرتا تھا کہ آبپاشی کروں یا زراعت۔''

((ولٰکِنْ لَظَمَا الْھَوَاجِرِ وَمُکَابَدَةِ السَّاعَاتِ وَمُزَاحَمَةِ الْعُلَمَاءِ بِالرُّکَبِ عِنْدَ حَلَقِ الذِّکْرِ مِنْ أَجْلِ ھٰذَا یَعِیْشُ مِقْدَامُ العُلَمَاءِ وَعَلَی الشَّوْقِ وَالْحُبِّ لِلّٰہِ یَمُوْتُ .)) [1]

[1] الزھد لأحمد: 1011.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں تو یہاں اس لیے رہنا پسند کرتا تھا کہ تپتی دوپہروں میں روزہ رکھوں، رات کے لمحوں میں رب سے ملاقات کروں اور حلقات ذکر میں علماء کے سامنے زانوئے تلمذ کروں۔" جناب معاذ رضی اللہ عنہ، کے بھی کیا کہنے جیتے ہیں تو اس عظیم مقصد کے لیے! مرتے ہیں تو اللہ کی محبت اور شوقِ ملاقات سینے میں لیے!"

سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا:

((وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى خَدِّ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ)) [1]

"اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو سیدنا عثمان بن مظعون کے رخساروں پہ بہہ رہے تھے۔"

اگر موت کے وقت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اور کوئی فضیلت نہ بھی ہو تو اُن کے شرف کے لیے اُن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی کافی ہے۔ اِس بوسے کی وجہ سے اُن کی پیشانی مہکتی رہے گی۔ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

((ذَهَبْتَ وَلَمْ تَلَبَّسْ مِنْهَا بِشَيْءٍ))

"اے عثمان! تو دنیا سے اس حال میں رخصت ہو رہا ہے کہ تیرا دامن بالکل پاک ہے، تو دنیاداری سے آلودہ بھی نہیں ہوا۔"

سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ مرض الموت میں اُن کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے، آپ کی وفات تک ہم آپ کی عیادت کرتے رہے۔ سیدنا عثمان بن مظعون وفات پا جاتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں، سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: "اے ابو سائب! میں پورے وثوق سے کہتی ہوں:

((لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ.))

---

[1] سنن ابن ماجه: 1456.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً اللہ نے تجھے بڑی عزت سے نواز دیا ہے۔''

اللہ کے رسول ﷺ پوچھتے ہیں:

((وَمَا يُدْرِيكَ .))

''اے ام علاء! تجھے کیسے پتا چلا ہے؟''

اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پہ قربان اگر میں نہیں جانتی تو کون جانتا ہے؟ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جہاں تک میرے عثمان کا معاملہ ہے،

((فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ))''انہیں موت آچکی ہے۔''

((وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُولَهُ الْخَيْرَ))

''اللہ کی قسم! میں یقیناً ان کے حق میں اللہ سے خیر ہی کی امید ہوں۔''

پھر آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((وإِنِّي لَرَسُوْلُ الله، وما أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ .))

''میں اللہ کا رسول ہوں لیکن مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔''

سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، کہ اِس پہ مجھے بہت صدمہ ہوا۔ میں سوئی، خواب میں دیکھا کہ عثمان کے لیے چشمہ بہہ رہا ہے۔ میں نے یہ ساری بات رسول اللہ ﷺ کو سنائی۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ((ذَاكَ عَمَلُهُ))''یہ عثمان کا عمل صالح ہے۔''[1]

۶ عبداللہ بن جحش بن رباب رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں:

''اے میرے رب! کل جب میرا مقابلہ دشمن سے ہو تو میرا سامنا کسی ایسے دشمن سے ہو ((رَجُلًا شَدِيْدًا بأسُهُ))''جو سخت جنگجو ہو۔''((شَدِيْدَ حَرْدُهُ)) ''سخت جان، تیز تر ہو۔''

اے میرے رب! میں اس سے لڑائی کروں وہ مجھ سے کرے وہ مجھے شہید کر دے۔

[1] صحیح بخاری: 2687

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ پھر اللہ رب العزت سے دعا کرتے ہیں اے میرے رب!

((ثُمَّ يَأْخُذُنِي فَيَجْدَعُ أَنْفِي وَأُذُنِي))

''پھر وہ مجھے پکڑے میرے ناک اور کانوں کو کاٹ دے۔

اے میرے اللہ! جب روز قیامت میں تیرے دربار میں آؤں، کل جب میری آپ سے ملاقات ہو، تو پوچھے:

((مَنْ جَدَعَ أَنْفَكَ وَأُذُنَكَ؟))

''اے عبداللہ! تیرے ناک اور کان کس نے کاٹے؟ اور میں جواب دوں:

((فِيكَ وَفِي رَسُوْلِكَ))

''اے اللہ! میں نے تیرے اور تیرے رسول کی خاطر اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروائے۔''

اے اللہ! پھر تو کہہ دے:

((صَدَقْتَ))...... ''اے میرے بندے عبداللہ! تو سچ کہتا ہے۔''

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

میں نے دن کے آخری حصے میں دیکھا:

((وَإِنَّ أَنْفَهُ وَأُذُنَهُ لَمُعَلَّقَتَانِ فِي خَيْطٍ)) [1]

''سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ناک اور کان کے ٹکڑے رسی میں پرو کر لٹکا دیئے گئے تھے۔''

سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ

جنگ احد کا موقع ہے۔ مسلمان منتشر ہو جاتے ہیں۔ سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ اللہ سے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! جو مسلمانوں سے ہو گیا میں اُس کی تیرے حضور معافی مانگتا ہوں اور جو مشرکوں نے کیا اُس سے برات کا اظہار کرتا ہوں۔

[1] مستدرك حاكم: 2409.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ آگے بڑھتے ہیں آپ کی سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوتی ہے: کہتے ہیں اے سعد! نضر کے رب کی قسم جنت کی طرف لپکو ((إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ)) "اے سعد! مجھے تو اُحد پہاڑ کے پیچھے سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ یہ سارا واقعہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے ہیں، عرض کرتے ہیں:

((فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا صَنَعَ .))

"اللہ کے رسول! پھر جو انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کارکردگی دکھائی وہ میں نہ کر سکا۔"

جب ہم نے اُن کی لاش دیکھی تو اُن کے جسم پہ 80 سے زیادہ زخم پائے۔ یہ زخم تلواروں، نیزوں اور تیروں کے تھے، مشرکین نے آپ کے جسم کا مثلہ کر دیا اور جسم کو اتنی بے دردی سے کاٹا کہ سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ پہچانے بھی نہیں جاتے تھے۔ [1]

جب انسان سچائی سے لبا لب بھرا ہوا دل رکھتا ہو تو پھر ایسا خوبصورت خاتمہ نصیب ہوتا ہے۔

یہ تھے نضر کے بیٹے انس رضی اللہ عنہ کیسے خوبصورت پاکیزہ اُن کے ناک تھے، ابھی دنیا میں تھے کہ جنت کی خوشبوئیں سونگھ لیتے ہیں۔

آج ہمارے دل مردار دنیا کی سڑانہ کی وجہ سے گندے ہو گئے، ہمیں خوشبوئیں آتی ہیں تو صرف نیم برہنہ عورتوں کی۔ بے حیا زاویوں کی، غلیظ راہوں کی۔ جب حالت اتنی بگڑ جائے تو پھر جنت کی خوشبو کیسے آسکتی ہے؟

ربعی بن خراش العبسی رضی اللہ عنہ (جو فوت ہونے کے بعد مسکرائے):

امام ربعی بن خراش رضی اللہ عنہ صحیح مسلم کے راوی ہیں، آپ عظیم امام اور اللہ کے ولی تھے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ سیر اعلام النبلاء لکھتے ہیں:

"ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی کہ جب تک مجھے انجام کا پتا نہیں چلے گا تب تک مسکراؤں گا بھی نہیں۔"

---

[1] صحیح بخاری: 2805.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ذھبی ہیں لکھتے ہیں:

((لَمْ يَزَلْ مُتَبَسِّمًا عَلٰى سَرِيْرِهٖ وَنَحْنُ نَغْسِلُهٗ حَتّٰى فَرَغْنَا مِنْهُ .))

''جناب ربعی بن خراش رضی اللہ عنہ کو غسل دینے والے نے بتایا جب تک ہم آپ کو غسل دیتے رہے آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ہم غسل سے فارغ ہو گئے آپ مسکراتے ہی رہے۔'' ❶

اللہ اکبر! کیسا خوبصورت اُن کی زندگی کا اختتام تھا۔ آپ نے ساری زندگی کے لیے اپنے اوپر خوف سوار کرلیا۔ وفات کے بعد اللہ رب العزت نے اِسے خوشیوں میں بدل دیا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ مقرب بندوں کے خوبصورت اختتامی لمحات کے یہ احوال تھے۔ نہیں یہ مقام بلند بلا درجہ نہیں ملا تھا۔ ان کی زندگیوں کا کچھ مقصد تھا۔ انہوں نے اپنے آپ کو ان عظیم مقاصد کے حصول کے لیے وقف کیا ہوا تھا۔ ہم شاعر کی زبان میں صرف اتنا ہی کہیں گے۔

یہ رتبہ بلند ملا جسے مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

❶ السیر، 4 / 361.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن خاتمہ کے لیے کچھ مسنون دعائیں

پہلی دعا:

((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ، وَتَرْحَمَنِي ، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ)) ❶

''اے اللہ! مجھے نیکیاں کرنے ، برائیوں سے بچنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما اور تو مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں ڈالے بغیر ہی فوت کر لینا،اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت کا ،اور اس کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرے اور ایسے عمل کی محبت کا جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے''

دوسری دعا:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : (إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ ، يَقُولُ : اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ .)) ❷

---

❶ مسند أحمد: (22109)، والترمذی: ((3235،صححه الألبانی رحمه الله

❷ صحیح مسلم (588).مسند أحمد (427/3) ،سنن أبی داؤد (1552) سنن النسائی (5531) ، وصححه الألبانی رحمه الله.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک تشہد میں بیٹھے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے:

اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔“

تیسری دعا:

امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﷺ .)) ❶

”یا الٰہی! مجھے اپنے راستے میں شہادت کی موت عطا فرما اور میرا مرنا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر (مدینہ منورہ) میں کر دے۔“

چوتھی دعا:

((عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمُوتُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ، فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ .)) ❷

ام المؤمنین طاہرہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب آپ کے فوت ہونے کا وقت بالکل قریب آچکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالا (ٹب) تھا اس میں پانی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس پیالے میں (بار بار) داخل کرتے پھر وہ پانی اپنے چہرے پہ ملتے اور یہ فرماتے:

---

❶ صحیح البخاری (1819).

❷ سنن ابن ماجہ: (1623)، مستدرک علی الصحیحین للحاکم (4386) صححہ ذہبی.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اللهم أعني على سكرات الموت .))

"یا الٰہی! موت کی سختیوں کے معاملے میں میری مدد فرما۔"

پانچویں دعا:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: " شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ:

((فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى)) ثَلاثًا .)) ❶

"ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ کی آنکھیں آسمانوں کی طرف اٹھی ہوتی تھی آپ نے تین بار کہا:

((فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى))"

چھٹی دعا:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: "اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ .)) ❷

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

"یا الٰہی! میرے دل کو اپنے دین پہ ثابت رکھنا۔"

ساتویں دعا:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا، وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا، وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا

---

❶ صحيح البخاری: (3669).

❷ سنن ابن ماجه: (3834)صححه الألباني رحمه الله.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں ایک یہ دعا بھی فرمائی:

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ، موجود اور غیر موجود، چھوٹے اور بڑے، مرد اور عورت (تمام) کو بخش دے، یا اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے مارے اسے حالت ایمان پر مارنا۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمانا، اس کے بعد ہم کو گمراہ نہ کر دینا۔''

آٹھویں دعا:

((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الأَمْرِ، وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَقَلْبًا سَلِيمًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ .)) ❷

''یا الٰہی! میں تجھ سے دینی معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، اور رشد و ہدایت میں مضبوطی کا سوال کرتا ہوں، اور تیری نعمتوں پر شکر اور عبادت میں احسان کا سوال کرتا ہوں، اور سچی زبان اور صاف دل کا سوال کرتا ہوں، اور ہر وہ چیز جو تیرے علم کے مطابق نقصان دہ ہے، میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور ہر وہ چیز جو تیرے علم کے مطابق مفید ہے میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں ان گناہوں کی بھی جو مجھے یاد نہیں لیکن وہ تیرے علم میں ہیں، کیونکہ تو تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب

❶ سنن ابی داؤد: (3201) صححه الألباني رحمه الله.

❷ سنن ترمذی: (3407) »الصحيحة« (3228).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاننے والا ہے۔''

نویں دعا:

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، یَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِی دِینِی الَّذِی هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِی، وَأَصْلِحْ لِی دُنْیَایَ الَّتِی فِیهَا مَعَاشِی، وَأَصْلِحْ لِی آخِرَتِی الَّتِی فِیهَا مَعَادِی، وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِی فِی كُلِّ خَیْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِی مِنْ كُلِّ شَرٍّ.)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

''یاالٰہی! میرے لیے میرے دین کو درست کردے جو کہ میرے معاملے کا بچاؤ ہے ،اور میرے لئے میری دنیا کو درست کر جس میں میری معیشت (گزران) ہے، اور میرے لئے میری آخرت کو درست فرما جس میں میرا مستقل ٹھکانہ ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں اضافہ کا باعث بنادے،اور موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت کا باعث بنادے۔''

دسویں دعا:

رب کے محبوب پیغمبر یوسف علیہ السلام اپنے رب سے دعا کرتے ہیں:

((رَبِّ قَدْ آتَیْتَنِی مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِی مِنْ تَأْوِیلِ الْأَحَادِیثِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِیِّی فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِی مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِی بِالصَّالِحِینَ.)) ❷

''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا و آخرت میں

❶ صحیح مسلم: (2720). ❷ سورۃ یوسف: 101

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے، تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔"

گیارھویں دعا:

((عَنْ بُسْرِ بْنِ أَبِي أَرْطَأَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ.)) ❶

"سیدنا بُسر بن اَبی اَرطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

"الٰہی! ہمارا انجام تمام معاملات میں اچھا کر دے، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔"

بارھویں دعا:

((عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فَيَقُولُ: "اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا طَهَّرْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ ذُنُوبِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً تَقِيَّةً، وَمِيتَةً سَوِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ.")) ❷

"سیدنا عبداللہ بن اَبی اَوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ دعا

---

❶ مستدرك حاكم على الصحيحين (6508) ضعفه الألباني رحمه الله.

❷ مسند احمد: (19402 صحيح لغيره، الشيخ الأرنووط).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کرتے اور فرماتے: یاالٰہی! ٹھنڈے پانی، اولوں اور برف کے ذریعے مجھے پاک کردے، یاالٰہی! میرے دل کو خطاؤں سے یوں پاک کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا ہے، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان ڈالی ہے، یاالٰہی! یقیناً میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو (تجھ سے) نہ ڈرے، اور ایسے نفس سے جو بھرے نہ، اور ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو، یاالٰہی! یقیناً میں تجھ سے ان چار چیزوں کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں خشیت الٰہی سے بھرپور زندگی کا، اور اچھی موت کا، اور ایسی واپسی کا جو نہ رسوا کن ہو اور نہ ہی پریشان کن ہو۔"

تیرہویں دعا:

((عن أبي اليسر رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ كان يدعو: (اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا .)) [1]

"سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: (یاالٰہی! میں ہدم (تخریب کاری، عمارت کا گرنا، بم بلاسٹنگ) سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تردی (بلندی سے گرنے، جہاز وغیرہ کے گرنے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور پانی میں غرق ہونے، آگ لگنے اور بڑھاپے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مجھے موت کے وقت دیوانہ اور خبطی بنائے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے راستے میں پیٹھ

[1] مسند أحمد: (22109)، والترمذي: ((3235صححه الألباني رحمه الله.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیرتے ہوئے مروں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی زہریلی چیز کے ڈسنے سے مروں۔"

چودہویں دعا:

((عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.)) ❶

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ کہا کرتے تھے: "اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے! میرے دل کو بھی اپنے دین پر ثابت قدم فرما۔"

پندرھویں دعا:

((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ.)) ❷

"یا الٰہی! اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔"

سولویں دعا:

ہم پانچوں نمازوں کے، فرائض میں، سنن میں، نوافل میں، اشراق میں، تہجد میں ہر رکعت میں دعا کرتے ہیں:

﴿اهدنا الصراط المستقيم﴾

"(الٰہی) تو ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھنا۔"

﴿صراط الذين انعمت عليهم﴾

"یعنی انعام یافتہ ہستیوں کا راستہ۔"

﴿أولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين﴾

"انبیاء صدیقین شھداء صالحین کے راستے پہ قائم رکھنا۔"

❶ سنن ترمذی (2140) صححه الألبانی رحمه الله.
❷ صحيح مسلم (2654).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دعا ہم نماز پنجگانہ کے ۱۷ فرائض میں پڑھتے ہیں: ۲ فجر کے، ۴ ظہر کے، ۴ عصر کے، ۳ مغرب کے ۴ عشاء کے اور یہ دعا ہر دن ۱۲ سنن مؤکدہ میں پڑھتے ہیں۔ دو فجر کی، ۴ ظہر کی، ۲ مغرب کی اور عشاء کی اور یہی دعا ۳ وتروں میں ۲ اشراق کی رکعتوں میں، ۸ تہجد کی رکعتوں میں۔

اس میں ۴۲ مرتبہ ہم پڑھتے ہیں اور کرتے ہیں۔

اگر عصر کے فرضوں سے پہلے بھی چار رکعات ادا کریں

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((رحم الله امرا من صلى اربعا قبل العصر .))

''اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار نوافل ادا کرے۔''

لہٰذا عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اور اس دعا کے حق دار بنیں یہ عام آدمی کی دعا نہیں بلکہ نبی علیہ السلام کی دعا ہے۔ اسی طرح مغرب اور عشاء سے پہلے دو دو رکعتیں پڑھیں کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ((مابين كل اذانين صلاة .)) ''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔''

یعنی اذان اور اقامت کے درمیان، مغرب کی اذان ہوئی جماعت سے پہلے پہلے دو رکعت پڑھیں، اسی طرح عشاء کی اذان اور اقامت کے درمیان جماعت سے پہلے دو رکعات پڑھیں۔

اسی طرح یہ ۴، ۲، ۲ (۸) ہو جائیں گے (۴۲) پہلے اور (۸) کل (۵۰) رکعتیں ہو گئی۔

اس طرح ہم ایک دن میں پچاس مرتبہ یہ دعا کرتے ہیں:

﴿اهدنا الصراط المستقيم﴾

الٰہی ہمیں سیدھے رستے پہ قائم رکھنا۔ الٰہی ہمیں سیدھے رستے پہ قائم رکھنا۔ الٰہی ہمیں سیدھے رستے پہ قائم رکھنا۔ ہمیں استقامت عطا فرما۔ ہمیں استقامت عطا فرما۔

شاید بعض احباب سوچ رہے ہوں کہ تب تو ہم استقامت کی دعا بڑی کرتے ہیں۔

میرے بھائیو! بیٹو! بزرگو! نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((ان الله لايقبل دعاء من قلب غافل له .))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اس بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل دعا کے وقت غافل ہو، کسی اور کی طرف متوجہ ہو، دھیان اور ہو، سوچ کچھ اور رہا ہے ایسے بندے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

اھدنا الصراط المستقیم پڑھے، دل سے پڑھے، دل کو حاضر رکھ کے پڑھے پوری توجہ سے، انہماک سے پڑھے، خلوص اور اخلاص سے پڑھے وگرنہ خالی ہاتھ پلٹنا پڑے گا۔ سنن ابی داؤد کی صحیح روایت ہے ((کچھ لوگ نماز پڑھ کے واپس جاتے ہیں تو وہ نماز کا نصف لے کے جاتے ہیں کچھ ثلث، کچھ ربع، کچھ خمس، کچھ سدس، کچھ سبع، کچھ ثمن، کچھ تسع کچھ عشر'' اور بعض روایتوں میں ہے کچھ خالی ہاتھ بھی واپس جا رہے ہوتے ہیں۔''

ذرا سوچیے! پوری جماعت نے نماز پڑھی کسی کو ۱۰۰ نمبر ملے کسی کو ۹۰، کسی کو ۷۰، کسی کو ۶۰، کسی کو ۵۰، کسی کو ۴۰، کسی کو ۳۰، کسی کو ۲۰، کسی کو ۱۰، کسی کو صفر۔ نماز پڑھ کے واپس جا رہے ہیں صفر والے بھی فیل ۱۰، ۲۰، ۳۰، والے بھی فیل ہمارے قانون کے مطابق جو سکولوں کالجوں میں رائج ہے کہ ۴۰٪ والا پاس ہوگا باقی فیل۔

اگر نماز دل سے پڑھی نمبر ملیں گے وگرنہ کم ہوتے جائیں گے۔ جتنا اخلاص کم اتنے نمبر کم ہو جائیں گے جتنی توجہ کم اتنے نمبر کم۔ تو نماز پڑھیے دعا کیجئے!

((اھدنا الصراط المستقیم.))

دھیان سے، توجہ سے، اخلاص سے تب اللہ قبول کرے گا وگرنہ

((ان اللہ لایقبل دعاء من قلب غافل لہ.))

غفلت میں ڈوبے دل اپنے رب سے جو مرضی مانگتے رہیں، محروم ہی رہیں گے۔

((اھدنا الصراط المستقیم)) الٰہی ہمیں سیدھے راستے پہ قائم رکھنا۔ استقامت عطا فرمانا اور ہمارا حسن خاتمہ فرمانا۔

الحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کے قلم سے

- برصغیر میں اصول تفسیر کے مناہج اثرات (مطبوع)
- تفسیر قرآن کے اصول وقواعد (مطبوع)
- آمد رسول ﷺ پر خوشی مگر کیسے؟ (مطبوع)
- عشرہ ذی الحجہ وقربانی کے فضائل ومسائل (مطبوع)
- حسن خاتمہ، اسباب وعلامات (مطبوع)
- رسول اللہ ﷺ بحیثیت مثالی شوہر (زیر ترتیب)
- فہم قرآن کے بنیادی اصول (زیر ترتیب)
- تحمل اور برداشت ایک اہم اسلامی اصول (زیر ترتیب)
- ایک اہم اسلامی اصول (زیر ترتیب)
- غصہ ختم کیجیے ورنہ.......... (زیر ترتیب)
- خوف الٰہی (زیر ترتیب)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دارالحدیث راجووال ایک نظر میں

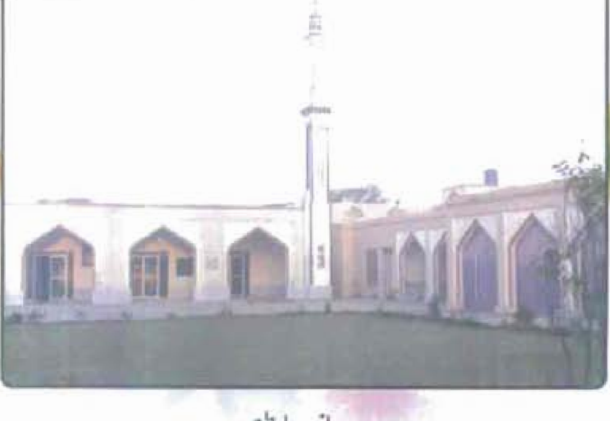

برائے رابطہ

پروفیسر ڈاکٹر عبیدالرحمٰن محسن بن مولانا محمد یوسف مہتمم دارالحدیث راجووال (اوکاڑہ)

موبائل نمبر: 0300-6972721